وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (القرآن)

ضُیُوفُ الرَّحْمٰنِ اِلٰی بَلَدِ الْحَرَامْ

حج و عمرہ

(گائیڈ بک)

تالیف:

عبدالقوی لقمان کیلانی

(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

خطیب جامع مسجد پاکستان ایجوکیشن اکیڈمی۔ دبئی

ناشر

مرکز "الکتاب"

550 بلاک 5 سیکٹر D-1 ٹاؤن شپ۔ لاہور

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (القرآن)

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ يَنْفِيَانِ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ (جامع ترمذی)

ضُيُوفُ الرَّحْمٰنِ اِلٰى بَلَدِ الْحَرَامْ

حج و عُمرہ

(گائیڈ بُک)

تالیف:

عبدالقوی لقمان کیلانی

(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

خطیب جامع مسجد پاکستان ایجوکیشن اکیڈمی۔ دبئی

ناشر

مرکز "الکتاب"

550 بلاک 5 - سیکٹر D-1 ٹاؤن شپ۔ لاہور

نام کتاب: ضُيُوفُ الرَّحْمٰنِ اِلَى الْبَلَدِ الْحَرَامِ (حج وعمرہ گائیڈ)

مؤلف: عبدالقوی لقمان کیلانی

ناشر: مرکز "الکتاب" ۵۵۰ بلاک، ۵ سیکٹر ڈی ون، ٹاؤن شپ، لاہور

ایڈیشن: پہلا ۲۰۰۸ء / ۱۴۲۹ھ

کمپوزنگ: عبدالقدوس سلفی 0300-8875374

تعداد: ایک ہزار

فہرست مضامین

(شناختی کارڈ)(ذاتی کوائف)

نام --

ولدیت/زوجیت --

معلم کا نام --

------------------ گروپ نمبر --

پاسپورٹ نمبر -------------------- بلڈگروپ --------

منیٰ میں خیمہ نمبر -------------------- مکتب نمبر --------

ٹریولرز چیک نمبر --

مکہ مکرمہ میں رابطہ نمبر اور پتہ --

مدینہ منورہ میں رابطہ نمبر اور پتہ --

خلیجی ممالک میں کفیل کا نام اور پتہ --

مستقل رہائشی پتہ --

سفری ضروریات اور راستے کا سامان

("وَتَزَوَّدُوْا" اور سفر کے لیے زادِ راہ کا اہتمام کرو)

☆ حج اور عمرے کے سفر میں مسافر کو درج ذیل اشیاء اپنے ساتھ رکھنا ضروری ہیں:

۱۔ تعارفی و شناختی کارڈز (Badges) وغیرہ۔

۲۔ احرام کی دو (۲) سیٹ (ان سلی سفید چادریں) اور کمر بند (Belt)

۳۔ ایک یا دو (۲) عدد زائد جوتے (کھلے چپل وغیرہ)۔

۴۔ ایک عدد پلاسٹک کی چٹائی یا ہلکی دری، ایک عدد کمبل یا موسم کے حساب سے بڑی چادر۔

۵۔ کم از کم تین عدد دھلے ہوئے اور تیار کپڑوں کے جوڑے۔

۶۔ بعض بنیادی ضرورت کی اشیاء مثلاً: صابن، تولیہ، کنگھی، تیل، سرمہ، مسواک (یا ٹوتھ پیسٹ + برش)، چھوٹا آئینہ، سوئی دھاگہ، چھوٹی قینچی، چھوٹا چاقو یا چھری پانی کے لیے چھوٹی بوتل اور چھوٹی چھتری وغیرہ۔

۷۔ خرچ اخراجات کے لیے مناسب رقم جو مقامی کرنسی یعنی ریالات کی صورت میں ہو، اور جس کا زیادہ حصہ اپنے امیر یا معلم کے پاس جمع کرا دے۔

۸۔ چند اشیائے خوردنی جن کا اُٹھانا آسان ہو اور خشک رہنے پر خراب نہ ہوتی ہوں: جیسے بسکٹ اور بھنے ہوئے چنے وغیرہ۔

۹۔ ''حج اور عمرہ گائیڈ'' یا کوئی اور مستند کتاب جو کتاب و سنت کے مسائل اور اذکار و ادعیہ پر مشتمل ہو۔

۱۰۔ (فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوىٰ) ''بے شک سب سے بہتر راستے کا سامان تقویٰ، (اللہ تعالیٰ کا خوف اور نیکی) ہے۔

(وَاللّٰهُ تعالىٰ وَلِيُّ التوفيق)

حرفِ تمنّا

برادرانِ اسلام و اہالیانِ متحدہ عرب امارات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ......!

دیارِ مقدسہ میں اللہ عزّ وجل کے مہمان کی حیثیت سے آپ کا یہ سفر مبارک ہو! ''مرکز الکتاب'' ٹاؤن شپ لاہور' کا ادارہ اپنے جملہ مسئولین اور ذمہ داران سمیت آپ کی خدمت میں ''راہنمائے حج وعمرہ'' کی صورت میں ایک ہدیہ پیش کر رہا ہے، جو اس مبارک سفر میں، مناسکِ حج وعمرہ کی صحیح ادائیگی میں نہ صرف آپ کا معاون ثابت ہوگا بلکہ آسانی اور سکون کا باعث بھی (اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ)۔

یہ بظاہر حجم میں چھوٹا ہونے کے باوجود اُن ضروری اُمور کی نشاندہی کرتا ہے جن کا جاننا ایک حاجی یا معتمر کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

آغاز میں چند ضروری نصیحتیں اور آخر میں چند ''توجہ طلب'' اُن ناجائز اعمال کا ذکر ہے، جن کا ارتکاب اکثر زائرین کرتے اور اس طرح اپنی عبادات کو نقصان پہنچاتے نظر آتے ہیں۔ لہٰذا، ان اُمور کو پڑھ کر زائرین اپنی عبادت کو زیادہ سے زیادہ منفعت بخش اور دنیا و آخرت، دونوں جہانوں میں باعثِ اجر وثواب بنا سکتے ہیں۔

اور چونکہ یہ کتابچہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق (وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى) کہ ''نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون

کرو۔" صرف اور صرف دینی راہنمائی اور حصولِ رضائے الٰہی کے جذبے کے پیشِ نظر لکھا گیا ہے۔

لہٰذا، ہماری جملہ اہل اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ (اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ) کہ دین سراسر خیر خواہی ہے، کے جذبے سے سرشار جہاں اس فیض کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں وہاں ادارہ ہٰذا "مرکز الکتاب" کے سرپرست صاحبان، ذمہ داران اور اس کارِ خیر میں شریک دیگر تمام افراد کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں شریک رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ . آمین!)

دعاؤں کا طالب:

عبدالقوی لقمانؔ

اہالیانِ متحدہ عرب امارات کے لیے

متحدہ عرب امارات سے خشکی کے راستے حرمین شریفین کی طرف سفر کرنے والے حضرات کی سہولت کی خاطر چند ہدایات درج ذیل ہیں:

ا۔ دبئی، شارجہ، عمان، رأس الخیمہ، الفجیرہ، العین اور اس کے قرب و جوار سے آنے والے ''عازمینِ حج اور عمرہ'' شارع امارات'' اور ''شارع شیخ زاید رحمہ اللہ'' سے ہوتے ہوئے اور ابوظبی کی طرف سفر کرتے ہوئے جب الشّھامہ (Shahama) مقام کے قریب پہنچیں، تو فوری طور پر اپنی گاڑی کی رفتار کم کر دیں اور پھر آہستہ چلتے ہوئے دُور سے اس بڑے سائن بورڈ (Sign Board) پر نگاہ رکھیں، جو ''الشّھامہ'' سے سلَع (Sila) بارڈر کی طرف جانے والے راستے اور بڑے پُل کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ''الشّھامہ'' پُل سے ذرا پہلے آنے والے اس بڑے سائن بورڈ (Sign Board) پر درج ذیل مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ الـمَـفْـرَق (Mafraq)، الطّریف (Trif)، الـرُّوَیْـس (Ruwais)، سـلَعْ (Sila) اور الْـغُـوَیْـفَـات (Gweifat)۔

یہاں قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ عازمین گاڑی کی رفتار انتہائی کم کرتے ہوئے پوری احتیاط سے اس راستے پر آئیں، تھوڑی سی بے احتیاطی اور تیز رفتاری انہیں ابوظبی کے راستے پر لیجا سکتی ہے۔

۲۔ ابوظبی سے حج اور عمرہ کے لیے آنے والے حضرات الشّہامہ (Shahama) کی طرف آنے کی بجائے شہر سے سیدھا ''مسفح (Mussafah)'' کے راستے اَلْمَفْرَق (Mafraq) مقام پر سلع (Sila) بارڈر کی طرف جانے والی سڑک پر ملیں اور اپنا سفر جاری رکھیں۔ آسانی کی خاطر ذیل کا نقشہ ملاحظہ کیجئے:
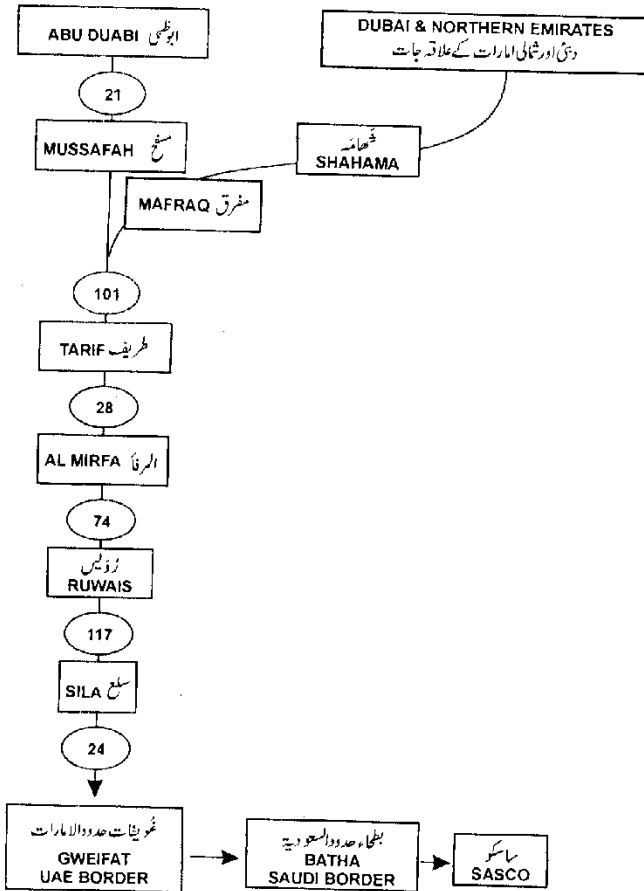
۳۔ یُو۔اے۔ای بارڈر (الغویفات) اور سعودی عرب بارڈر (بطحاء) دونوں پر سفری کارروائی (Immigration Formalities) سے فراغت پانے کے بعد تھوڑے فاصلے پر دائیں ہاتھ آپ کو ایک بڑا ''ساسکو پٹرول پمپ'' (Sasco Petrol Station) ملے گا۔یُو۔اے۔ای سے سہ پہر کو روانہ ہونے والے حضرات کے لیے اس جگہ رات گزارنے کی ہر بنیادی سہولت موجود ہے۔ جبکہ یُو۔اے۔ای سے نماز فجر کے فوراً بعد چلنے والے لوگ یہاں پر دوپہر کا کھانا (Lunch) تناول کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ حرمین شریفین کی جانب اس مبارک سفر کے دوران بڑی سڑک (High Way) پر ہر مناسب فاصلے پر آپ کو یہ ساسکو پٹرول پمپ ملیں گے، جن میں درج ذیل بنیادی سہولتوں کے علاوہ مختلف قیمتوں پر رہائشی کمرے بھی دستیاب ہیں۔

۱۔ پٹرول پمپ، (Petrol Stations)

۲۔ مسجد، صاف ستھرے حمام (Bath rooms and Toilets)

۳۔ سپر مارکیٹ (Super Market)

۴۔ ہوٹل (Hotel)

۵۔ ریسٹورنٹ (Family Entrance)، کھیل کا میدان، اور گاڑی کی

سہولیات(Car Utilities)وغیرہ۔

۴۔ سعودی عرب کی حُدود بطحاء(Batha) سے ریاض شہر کی طرف دو (۲) راستے نکلتے ہیں، جن میں ایک راستہ پرانا، قدرے آباد اور لمبا ہے، جو براستہ سلویٰ(Salwa)، اور بڑے شہر ''ہفوف'' (Hafuf) سے ہوتا ہوا الریاض شہر پہنچتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ راستہ ذرا طویل ہے، مگر جو لوگ رات کو اپنا سفر جاری رکھنا چاہیں اُن کے لیے زیادہ آسان اور محفوظ یہی راستہ ہے، سڑک کشادہ ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں طرف کہیں کہیں آبادی بھی ملتی ہے۔

جبکہ دوسرا راستہ نیا، قدرے کم، مگر دشوار گزار ہے، یہ سعودی عرب کے صحراء، الرّبع الخالی سے گزرتا ہوا، بطحاء(Batha) سے تقریباً 281 (دوسو اکیاسی) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع شہر حرض (Harad) پہنچتا ہے۔ ایک ہی سڑک (Single Track) ہونے کے علاوہ دونوں طرف ریت کے وسیع اور اونچے ٹیلے پھیلے ہوئے ہیں، جو وقفے وقفے سے اُٹھنے والے صحرائی بگولوں کی وجہ سے سڑک کو اپنی لپیٹ میں لیتے رہتے ہیں، اور پھر یہ ریت وہاں پہلے سے موجود بڑے بلڈوزرز (Huge Showels) کے ذریعے ہٹائی اور صاف کی جاتی ہے، نیز کم وبیش تین سو (300) کلومیٹر کی اس مسافت میں دور دور تک کوئی آبادی نہیں سوائے دو یا تین پٹرول پمپوں

کے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ رات دن یہ سڑک زیادہ تر بڑے ٹرکوں اور ٹرالوں کی زد میں رہتی ہے اور پھر خاص طور پر رات کے وقت کسی بھی سمت سے سفید اور سیاہ صحرائی اونٹوں کے اچانک سڑک پر آ جانے کا بھی امکان ہوتا ہے، جو کہ رات کے سفر کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ نسبتاً کم مسافت والے راستے کو چھوڑ کر اوّل الذکر راستے کا انتخاب کیا جائے اور خصوصاً رات کو سفر کرنے والے حضرات اس راستے سے اجتناب کریں، لیکن حرض (Harad) شہر سے آگے خرج (Kharaj) تک کا راستہ خاصا آسان اور خوشگوار ہے۔ اسی بناء پر اکثر لوگ اب اسی راستے کا انتخاب کرنے لگے ہیں۔ یہاں سے سڑک کشادہ اور دو رویہ Track Two (1-2 way) ہونے کے ساتھ ساتھ ریت اور صحرائی (Landscape) سے بھی محفوظ ہے۔ وقفے وقفے سے آبادیاں، زرخیز علاقے اور پٹرول پمپ بھی ملتے ہیں۔ علاوہ ازیں خرج (Kharaj) تک جاتے ہوئے، راستے میں تین مختلف مقامات پر پولیس چوکیاں (Check Posts) بھی آئیں گی۔ ان مقامات پر گاڑی کو آہستہ کریں۔ پہلی چوکی (Check Post) تقریباً حرض (Harad) سے ایک سو اٹھارہ (118) کلومیٹر پر دوسری دو سو نو (209) کلومیٹر پر جبکہ تیسری دو سو پچپن (255) کلومیٹر بعد آتی ہے۔ بطحاء (Batha) سے الریاض (Riyad) تک دونوں راستوں کا نقشہ ملاحظہ کیجئے۔

BATHA KSA BORDER
بطحاء سعودی عرب کی حدود
سلوی
SALWA
HAFUF
ھفوف (شہر)
HARAD
حرض (شہر)
KHARJ
خرج (شہر)
RETURN STOP FOR
THE NIGHT AT KHARJ
خرج سے نائٹ کی طرف مڑنے کا سٹاپ
RIYADH
الریاض (شہر)
ساسکو (پٹرول پمپ)
SASCO PETROL STATION
TEOSE STARTING AT MIDDAY AT BORDER
REACH THIS PLAC BY MAGRIB
STOP FO THE NIGHT HALT
THOSE WHO START FROM SASCO AT THE BORDER AFTER FAJR
CAN CONTINUE TO MAKKAH OR MADINA MUNAWARA
جو لوگ بطحاء (سعودی بارڈر) سے نصف النھار کو چلیں گے وہ یہاں تقریباً مغرب کے وقت پہنچ جائیں گے۔
اور جو لوگ بطحاء کے "ساسکو" سے نماز فجر کے فوراً بعد چلیں وہ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ تک اپنا سفر جاری رکھ سکتے ہیں۔
MAKKAH
مکہ مکرمہ
MADINA MUNAWARA
المدینۃ المنورۃ

خرج (Kharaj) سے الریاض (Riyad) تقریباً ۷۳ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔اس راستے پر بھی کئی ایک پولیس چوکیاں (Check Posts) ہیں، آپ مرکزی شہر (City Centre) کے سائن بورڈ (Sign Board) کی راہنمائی میں سیدھے شہر کی طرف چلتے جائیں۔آگے آنے والے دو بڑے پُلوں (Over Bridges) میں سے دوسرے پل (Over Bridge) پر مکہ مکرمہ کا بورڈ آویزاں ہے، اسی سائن بورڈ (Sign board) کی راہنمائی میں آپ مکہ مکرمہ کا رخ کر لیں، الریاض (Riyad) شہر سے تقریباً ایک سو بیس (120) کلومیٹر کے فاصلے پر ایک بڑا فندق (Hotel)، جبکہ ایک سو ساٹھ (160) کلومیٹر کے فاصلے پر ساسکو پٹرول پمپ واقع ہے، یہاں سے دوسرا ''ساسکو پٹرول پمپ'' ایک سو ستر (170) کلومیٹر، تیسرا تین سو ستاسی (387) کلومیٹر اور بعد ازاں اس مقام سے الطائف (Taif) شہر، چھ سو بارہ (612) کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔الطائف (Taif) سے تقریباً پندرہ کلومیٹر بعد مشہور میقات ''قرن المنازل'' (السّیل الکبیر) آتا ہے، یہاں پر ٹھہرتے ہوئے یا اس جگہ سے گزرتے ہوئے عازمینِ حج اور عمرہ، احرام کی نیت اور تلبیہ کا آغاز کرتے ہیں۔ یہ بات واضح رہے کہ یہاں سے حرمِ مکی کا فاصلہ تقریباً بیاسی (82) کلومیٹر ہے۔

ہم اللہ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے اس سفر کو ہر اعتبار سے آسان،

محفوظ اور خیر و برکت کا باعث بنائے، نیز متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کے حکام و امراء کو اجرِ عظیم اور ثوابِ جزیل سے نوازے کہ جن کی، اس طویل سفر میں فراہم کردہ سہولتیں اور ہر قسم کی مراعات، اللہ جلّ شانہٗ کے مہمانوں کے ساتھ اُن کی ہمدردی، خلوص اور خیر خواہی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ تعالٰى خَيْرَالْجَزَآءِ عَنَّا وَمِنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ وَقَاهُمْ عَنْ شَرِّ جَمِيْعِ الْمُتَمَرِّدِيْنَ

وَاَظَلَّهُمْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِهِ الْعَظِيْمِ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ!(جَلَّ وَ عَلَا)

حج اور عمرہ کی اہمیت وفضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ!

اللہ تعالی کی حمد وثناء اور رحمتِ عالم ﷺ کی ذاتِ گرامی پر درُود وسلام کے بعد واضح ہو کہ ہر نیک کام کا قبول ہونا دو بڑی شرطوں پر موقوف ہے: ایک اخلاص، دوسری اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت۔ حج اور عمرہ دونوں کی اسلامی عبادت میں خاص اہمیت ہے۔ حج صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے، جبکہ عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لیا جائے تو اس کا پورا کرنا بھی فرض ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ اور اللہ (کی رضا) کے لیے حج اور عمرہ (کی نیت کرو تو اسے) پورا کرو، (البقرۃ ۲:۱۹۶)

لہذا

حج کی درست اور مسنون ادائیگی کو پورے گناہوں کا کفارہ قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرۃؓ کی روایت میں آنحضورؐ کا ارشاد گرامی ہے

((مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ))

ترجمہ: ''جس نے اللہ کی رضا کے لیے حج کیا اور اس دوران کوئی بیہودہ بات اور گناہ کا کام نہ کیا، تو وہ اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک) لوٹے گا، جیسے اس کی ماں نے اسے

(گناہوں سے پاک صاف) جنا تھا۔ (بخاری)

جبکہ حضرت ابو ہریرۃؓ ہی کی روایت میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

((اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهُ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ))

کہ عمرہ ان گناہوں کا کفارہ ہے، جو موجودہ اور گذشتہ عمرہ کے درمیان سرزد ہوئے ہوں۔ اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔ (متفق علیہ)

اور رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ام معقلؓ سے فرمایا:

((......فَاعْتَمِرِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَاِنَّھَا کَحَجَّۃٍ))

"......اب رمضان میں عمرہ کر لینا، کیونکہ رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔" (سنن أبي داؤد)

"اسی طرح مسجد الحرام میں ایک مقبول نماز کا اجر، دوسری مساجد میں ادا کی گئی ایک لاکھ نمازوں سے افضل اور مسجد نبوی ﷺ میں ایک مقبول نماز کا اجر (مسجد الحرام کے سوا) دیگر مساجد میں ادا کی گئی ایک ہزار نمازوں سے افضل بتایا گیا ہے۔" (مسند احمد)

بعینہ مدینہ طیبہ میں مسجد قباء کی زیارت کرنا سنت اور اس میں تحیۃ المسجد کی دو (۲) رکعات نماز ادا کرنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ (سنن نسائی)

قارئین کرام!

حج اور عمرہ کی یہ اہمیت وفضیلت اور اس بابرکت سفر کے دوران، اذکار وعبادات کی یہ قدر ومنزلت صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس پورے سفر میں اوّل سے آخر تک تمام عبادات کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول، نیز اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کے حکم کے عین مطابق ادا کیا جائے، ورنہ

''نیکی برباد اور گناہ لازم'' کی مثال صادق آئے گی۔

اَلْمُفْتَقِرُ اِلَی اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْمُقْتَدِرِ

عبدالقوی لقمان کیلانی

فضائل حرمین شریفین

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حرمت وتقدس اور فضائل و برکات تفصیل سے قرآن وحدیث میں ذکر ہوئے ہیں۔ہم یہاں اختصار سے چند ایک ذکر کیے دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ

حرمِ مکہ کی حدود کی نشاندہی حضرت ابراہیمؑ نے جبکہ حرمِ مدنی کی حدود کا تعین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔علاوہ ازیں اس دنیا میں صرف مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دو (۲) ایسے شہر ہیں جن میں دجال کذاب داخل نہیں ہوسکے گا۔(صحیح مسلم)

مکہ مکرمہ کی حرمت وفضیلت:

۱۔ مکہ مکرمہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ترین شہر ہے۔

۲۔ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالی نے زمین وآسمان کی پیدائش کے روز سے ہی قابلِ احترام ٹھہرایا ہے۔

۳۔ حرمِ مکہ کی حدود میں خودرو درختوں، پودوں اور ہری گھاس کو کاٹنا منع ہے۔

۴۔ حرمِ مکہ کی حدود میں گری ہوئی چیز کو اٹھانا منع ہے، الا یہ کہ اس چیز کو اس کے اصل مالک تک پہنچانا مقصود ہو۔

۵۔ مکہ مکرمہ میں بلاضرورت کسی قسم کا ہتھیار لے کر چلنا منع ہے۔

۶۔ مکہ مکرمہ کی مسجد "مسجد الحرام" میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب، باقی مسجدوں کے مقابلے میں، ایک (۱۰۰۰۰۰) لاکھ نمازوں سے بھی زیادہ ہے۔ نیز دنیا میں سب سے پہلے مکہ مکرمہ میں اسی مسجد کی بنیادیں اٹھائی گئیں۔

۷۔ مکہ مکرمہ کی مسجد۔ مسجد الحرام، میں ممنوع اور مکروہ اوقات میں بھی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

نوٹ: حرمِ مکہ کی حدود کی نشاندہی کے لیے چاروں طرف بڑے بڑے ستون اور بورڈز حکومت کی طرف سے نصب کیے گئے ہیں۔

مدینہ منورہ کی حرمت وفضیلت:

۱۔ مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ منورہ کے حرم کی حدود میں بھی کوئی خودرو درخت کاٹنا یا شکار کرنا منع ہے۔

۲۔ مدینہ منوّرہ کا ایک نام "طَابہ" بھی ہے، یہ نام اللہ تعالیٰ نے خود رکھا ہے۔

۳۔ مدینہ منورہ میں نہ کبھی "طاعون" کی وباء پھیلے گی اور نہ اس میں دجال داخل ہو سکے گا۔

۴۔ مدینہ منورہ میں ایک مومن موحد کا موت تک مستقل قیام رسولِ اکرم ﷺ کی شفاعت کا باعث ہے، (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ)۔

۵۔ مدینہ منورّہ میں قیامت تک اہلِ ایمان باقی رہیں گے۔

۶۔ مدینہ منورّہ میں کے "اُحد" پہاڑ سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی۔

۷۔ مدینہ منورّہ کی کھجور "عجوہ" جنت کا پھل ہے، جس میں زہر اور جادو کے لیے شفاء رکھی گئی ہے۔...... واضح رہے کہ عجوہ کھجور کے استعمال کے بارے میں صحابیِ رسولؐ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص، جس روز صبح سات (۷) عدد عجوہ کھجوریں کھائے گا ،اس دن اسکو کسی قسم کا کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (صحیح بخاری)

۸۔ حرمِ مدنی کی حدُود کی نشاندہی، پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان الفاظ میں فرمائی۔:

((اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَابَيْنَ عِيْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ .... الحديث))

"کہ حرم مدنی "عیر" سے "ثور" کے درمیان ہے۔ان مقامات کی حدُود کی نشاندہی بھی بڑے بڑے ستونوں اور بورڈز کے ذریعے کی گئی ہے۔

مسجد نبویؐ کی زیارت اور چند مسائل

واضح رہے کہ مسجد نبویؐ کی زیارت کرنے اور اس میں نماز پڑھ کر زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا مسنون ہے۔ کیونکہ "صحیح مسلم" کی حدیث کے مطابق مسجد نبویؐ شریف میں ایک نماز کا ثواب مسجد الحرام کے علاوہ باقی مساجد سے ہزار گنا زیادہ ہے۔ لہذا

مسجد نبوی میں داخل ہوتے یا نکلتے وقت عام مساجد کی طرح ہی دعاء مانگنی چاہیے جو کہ درج ذیل ہے:

۱۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعاء: (اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)

"الٰہی! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

۲۔ مسجد سے نکلنے کی دعاء: (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)

"الٰہی! میں تیرے فضل کا طلب گار ہوں۔" (صحیح مسلم)

مسجد میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے (اگر فرض نماز کھڑی نہ ہو تو) بیٹھنے سے پہلے تحیّۃ المسجد (مسجد کا حق) کی دو (۲) رکعت نماز ادا کرنی چاہیے، چاہے مکروہ وقت ہی کیوں نہ ہو اور "رَوْضَةُ الْجَنَّة" (جسے سفید سنگ مرمر کے ستونوں اور سفید قالینوں سے نمایاں کیا گیا ہے) میں عبادت کرنے کا موقع مل جائے، تو یہ اور بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔

مدینہ منورہ کی مشروع زیارات اور انکا طریقہ

واضح رہے کہ مدینہ منورہ پہنچ جانے کے بعد، شرعی اعتبار سے جن مقامات مقدسہ کی زیارت مشروع ہے، وہ صرف پانچ ہیں۔ دو(۲) مسجدیں اور ر(۳) مقبرے۔ ان کے علاوہ بھی مختلف مقامات اور ان جگہوں کی زیارت کی جاسکتی ہے جو خاص طور پر عہدِ نبوّت ورسالت اور عمومی اعتبار سے اسلامی وتاریخی پس منظر کے حوالے سے اہمیت رکھتی ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ان تمام زیارات کے دوران کسی قسم کا کوئی غیر شرعی فعل سرزد نہ ہو، اور نہ ہی بلاضرورت حَرم سے باہر زیادہ وقت ضائع کیا جائے۔ اس کے بجائے زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبویؐ شریف میں گزار کر باجماعت فرض نمازوں اور دیگر نفلی عبادات کا اجر وثواب حاصل کرنے کو سنہری موقعہ سمجھا جائے،

(واللہ ولی التوفیق)

دو(۲) مسجدوں میں پہلی "مسجدِ نبویؐ شریف" ہے اور دوسری "مسجدِ قباء"

قبر مبارک پر حاضری کا مشروع طریقہ:

یہ بات یاد رہے کہ حجرہ شریفہ میں تین (۳) قبریں ہیں، ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور دو آپؐ کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی ایک ساتھ آپؐ کے پہلو میں قبریں ہیں (رضی اللہ عنہما)۔

لہذا پہلے حضورؐ کی قبر مبارک کے سامنے، جس کی نشاندہی حجرے شریف کی جالی پر ایک بڑا سوراخ کرتا ہے، انتہائی ادب سے کھڑے ہو کر آہستہ آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کے الفاظ کہے جائیں پھر قبر مبارک پر سلام کہنے کے بعد مسنون درود شریف بھی پڑھنا مستحب ہے۔ مسنون درود شریف سے مراد ''صحیح احادیث میں وارد کوئی بھی درود ہو سکتا ہے'' جن میں ایک ''درود ابراہیمی'' ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

مسنون درود شریف کے الفاظ درج ذیل ہیں:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ))

''اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمدؐ پر اسی طرح رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے آل ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائیں، بے شک تو اپنی ذات میں محمود اور بزرگ ہے''۔

((اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ))

''اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح برکتیں نازل فرما، جس طرح تُو نے آلِ ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائیں، بے شک تو اپنی ذات میں

آپ محمود و بزرگ ہے۔ (صحیح بخاری)

نوٹ: یہاں دُرود وسلام کی کوئی حد مقرر نہیں، مگر دوسرے لوگوں کے لیے جلدی جگہ چھوڑ دینا زیادہ فضیلت والا عمل ہے، زیادہ ہجوم کے ہوتے ہوئے، قبر مبارک کے سامنے سے گزرتے ہوئے درود وسلام پڑھیں اور بعد ازاں قبلہ رخ ہو کر اللہ جل شانہ کے حضور کثرت سے دعائیں کریں جو کہ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ) شرفِ قبولیت سے نوازی جائیں گی۔

نوٹ: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے تھوڑا سا آگے چل کر جالی پر ایک ساتھ دو (۲) چھوٹے سوراخوں کے سامنے کھڑے ہو کر یا گزرتے ہوئے یہ الفاظ کہے جائیں:

(اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَااَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)

پھر ان دونوں جلیل القدر، رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے لیے حسبِ توفیق دعاء مانگیں۔ نیز اس سلام ودعاء کی بھی کوئی مقدار معین نہیں۔

مسجد قباء کی زیارت:

اس مسجد کی بھی بڑی شان اور فضیلت بیان ہوئی ہے، اور اس میں نماز ادا کرنے کا اجر وثواب نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی قولی وفعلی ہر دو طرح کی

حدیث سے ثابت ہے۔ آپؐ کے ذاتی فعل سے متعلق حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ ہر ہفتہ کو پیدل چل کر اور کبھی سوار ہو کر مسجد قباء تشریف لاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اور آپؐ کے فرمان (قولی حدیث) سے متعلق حضرت سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ أَتٰى مَسْجِدَ قُبَآءَ فَصَلّٰى فِيْهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ أَجْرَ عُمْرَةٍ) ''کہ جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی، پھر وہ مسجد قباء آیا اور اس میں (حسبِ استطاعت فرض یا نفل یا دونوں قسم کی) نماز ادا کی، تو اُسے عمرہ جتنا ثواب ملے گا (ابن ماجہ وغیرہ)۔

مقبروں کی زیارت کا مشروع طریقہ:

مدینہ منورہ میں جن مقابر کی زیارت کرنا مسنون ہے وہ ایک تو مدینہ منورہ کا معروف قبرستان جنت البقیع (یا بقیع الغرقد) ہے، اور دوسرا اُحد پہاڑ کے دامن میں ''شہدائے اُحد'' کی قبریں ہیں، ان دونوں جگہوں میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے جایا کرتے، اور اہلِ قبور کے لیے دعائے مغفرت کیا کرتے تھے، نیز آپؐ صحابہ کرامؓ کو بھی یہ کہہ کر ترغیب دلاتے تھے (فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ) ''تم بھی ان قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ قبریں آخرت یاد دلاتی ہیں'' اور

رسول اللہؐ نے اس موقعہ پر صحابہ کرامؓ کو درج ذیل دعاء پڑھنے کی تعلیم دی:

(السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمؤمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ)(صحیح مسلم)

ترجمہ: ''اے ان گھروں میں مقیم مومنو اور مسلمانو! تم پر (اللہ کی) سلامتی ہو، ہم بھی ان شاءاللہ تمہیں ملنے والے ہیں، ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں''۔ آمین۔
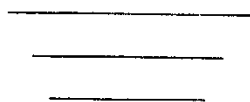
چند یادرکھنے کی باتیں (نصیحت نامہ)

میرے بھائیو اور بہنوں! یہ بات ہرگز بھولنے نہ پائے کہ تم ایک مبارک سفر پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اسی کی واحدانیت اور خالص اسکی عبادت کے لیے، اسی ذات کی دعوت پر حاضری اور اسی کے حکم کی بجا آوری کے لیے اور اس سے بڑا کوئی عمل نہیں، کیونکہ حج مبرور (مقبول) کی جزاء جنت سے کم نہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کے لیے آپس میں محبت رکھو، لہذا اور ہر آن لڑائی جھگڑے اور معصیت کے کاموں سے بچو، کیونکہ شیطان لعین ہر دم گھات لگائے ہوئے ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہر دم یاد رکھو ((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیْهِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِهٖ))

"کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہو"

☆ جس دینی مسئلے میں کوئی اشکال یا الجھن ہو تو عمل سے پہلے اہل علم سے پوچھ لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

ترجمہ: ''اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔''......اور

☆ یہ بات بھی اچھی طرح جان رکھو! کہ

اللہ تعالی نے ہم پر فرائض فرض کیے اور سنتیں متعین فرمائیں، اور اللہ ان لوگوں کی سنتیں قبول نہیں کرتا جو فرائض کو ضائع کر کے سنتیں ادا کریں، کیونکہ حاجی یا عمرہ ادا کرنے والے لوگ عموماً اس حقیقت حال سے غافل ہیں۔

☆ کسی مسلمان کو یہ بات زیبا نہیں کہ طاقت اور وسعت رکھتے ہوئے وہ حرم میں یا کسی اور جگہ عورت کے ساتھ (خواہ وہ محرم ہو) یا اس کے پیچھے نماز ادا کرے اور عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ ہر حال میں مردوں کے پیچھے رہیں۔

☆ حرم کے دروازوں اور دوسری گزرگاہوں پر عبادت کرنے یا بیٹھنے سے گریز کریں۔

☆ لوگوں کی بھیڑ کے وقت بیت اللہ کے پاس بیٹھ جانا، حجر اسود کے پاس کھڑے ہونا، حطیم میں جا کر بیٹھ جانا، یا مقام ابراہیم کا مجاور بن جانا جائز نہیں، اس لیے کہ یہ امور بھیڑ میں مزید اضافے اور اللہ کے مہمانوں کو اذیت اور تکلیف دینے کا باعث بنتے ہیں۔ ان باتوں کے علاوہ چند نصائح ہدیہ قارئین ہیں:

چند مفید اعمال:

۱۔ ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کی ممکنہ حد تک کوشش کریں۔ نیز مرد حضرات احرام کے علاوہ بقیہ اوقات میں عطر (خوشبو) کا استعمال کریں۔ یہ دونوں عمل انبیاءؑ کی پیاری سنت ہیں۔

۲۔ صدقہ وخیرات میں سبقت حاصل کریں اور سلام ودعاء کو عام کریں۔

۳۔ ہمہ وقت ذکرواذکار، طواف، تلاوتِ قرآن، نوافل اور دعائیں کرنے کو غنیمت جانیں۔

۴۔ صحت، صفائی اور اچھی خوراک کا خیال رکھیں، خاص طور پر نیند کا پورا اہتمام کریں، اور ممکن ہو سکے تو آبِ زمزم (معتدل، نہ ٹھنڈا نہ گرم) جی بھر کر استعمال کریں۔

۵۔ خواتین شرعی پردوہ کا اہتمام کریں، جبکہ مرد حضرات، تقویٰ کو حرزِ جان بناتے ہوئے ساتھیوں کی خدمت اور عبادات کی ادائیگی میں مدد دینے کا کوئی بھی لمحہ ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

چند مضر اعمال

۱۔ اخلاقِ رذیلہ، چغلی، غیبت اور فضول گفتگو، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا اور بے کار باتیں جیسے قصے، کہانیاں، افسانے اور لطیفے وغیرہ سے مکمل اجتناب کریں۔

۲۔ اپنی ظاہری وضع قطع بھی شریعت کے مطابق رکھیں ،اور بازاروں میں بلاضرورت گھومنے پھرنے سے پرہیز کریں۔

۳۔ بغیر اجازت کسی کی چیز نہ لیں اور نہ استعمال کریں۔ یہ بظاہر معمولی عمل ہے، مگر اس پر صرف ایک ملک نہیں بلکہ پورے اقوام عالم کے امن وامان کا انحصار ہے۔

۴۔ انتظامی معاملات میں حکومت کے وضع کردہ قوانین کو توڑنے اور انکی مخالفت کرنے سے بچیں۔

۵۔ ٹھنڈا پانی، خاص طور پر پسینہ کی حالت میں ہرگز نہ پئیں، گلا خراب ہوجائے تو بخار بھی ساتھ ہی آتا ہے۔

(وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَلِیُّ التَّوْفِیْق)

سفر کا آغاز اور اس کے آداب

قارئین کرام! ہم اللہ کی بارگاہ میں دعاء گو ہیں کہ جس ذات نے آپ کو اپنے گھر اور حرمین کی زیارت کی توفیق بخشی، وہ آپ کی اس حاضری کو شرفِ قبولیت سے نوازے، ہمارے اور آپ کے سارے گناہوں کو معاف فرما کر نیک اعمال کی توفیق اور دنیوی واخروی سعادتوں سے ہمکنار فرمائے، آمین یا الٰہ العٰلمین!

یہاں سفر سے متعلق چند ضروری نصیحتیں پیشِ خدمت ہیں۔ اس بابرکت سفر کے دوران، اس کے آغاز اور اسکے اختتام پر انہیں فراموش نہ کریں اور ہر دَم یاد رکھ کر، ان پر خود بھی اور ہمسفر ساتھیوں کو بھی عمل کی ترغیب دیں۔

☆ اپنی ممکنہ حد تک کوشش کریں کہ چند متقی، قرآن وسنت کے متبع مخلص اور ہمدرد لوگ اکٹھے مل کر سفر پر نکلیں، کم از کم تین (۳) افراد ہوں۔ ان میں سے زیادہ دینی معلومات رکھنے والا امیرِ سفر بن جائے اور باقی لوگ اسکی معروف باتوں میں اطاعت کریں۔ اگر امن وامان ہو تو مجبوری کی صورت میں اکیلا آدمی بھی سفر کر سکتا ہے۔

☆ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ عورت ایک دن اور رات کی مسافت پر بھی تنہا سفر پر نہ جائے۔" (بخاری ومسلم)

☆ آپ ﷺ اکثر جمعرات کو سفر کے لیے نکلتے تھے، جبکہ ضرورت کی بناء پر اور دنوں

میں بھی سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

چنانچہ آپؐ حجۃ الوداع کے سال ہفتہ کے دن مدینہ منوّرہ سے چلے تھے۔

(فتح الباری)

سفر پر نکلنے سے پہلے کرنے کے کام

مسافر اللہ جلّ شانہ کے حضور سچی توبہ کرے، کثرت سے استغفار کرے، کسی پر اگر ظلم وزیاتی کی ہے یا کسی سے کوئی رنجش ہے یا کسی سے کوئی قرض وغیرہ لیا ہے، تو ان سب چیزوں کا نکلنے سے پہلے مداوا کرے۔ جن افراد کا نان ونفقہ اپنے ذمہ ہے، اس کا مناسب انتظام کرے۔ اپنے گھر والوں، دیگر اعزّہ واقارب اور دوست احباب کو نیکی وبھلائی کے کاموں اور تقویٰ کی نصیحت کرے۔ اپنا وصیّت نامہ لکھ کر اپنے گھر والوں میں سے سب سے بڑے، نیک اور خیر خواہ شخص کو اپنا نائب بنا کر وصیت نامہ اس کے حوالے کر دے، اور اس کی ایک نقل اپنی جیب میں رکھ لے۔

گھر سے نکلتے وقت اور اسی طرح سفر سے واپسی پر بھی دو (۲) رکعت نماز ادا کرنا مستحسن عمل ہے۔

آغاز سفر کے اذکار

☆ گھر سے نکلتے وقت مسافر یہ دعا پڑھے ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

”میں اللہ تعالیٰ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں، نیکی کرنے کی قوت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کی توفیق کے سوا ممکن نہیں۔ (جامع ترمذی)

☆ مسافر کو الوداع کہنے والے حضرات یہ دعاء پڑھیں (نَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)

”ہم آپ کا دین، امانت اور آپ کے جملہ اعمال کا انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔“ (سنن اَبی داؤد)

☆ خود مسافر، رخصت کرنے والے احباب کو مخاطب ہو کر یہ دعاء پڑھے:

(اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَاتَضِيْعُ وَدَآئِعُهٗ)

”میں تم سب کو اس اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔“ (سنن ابن ماجہ)

☆ مسافر سواری پر سوار ہونے کے بعد درج ذیل دعائیں پڑھے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ

مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ))

ترجمہ: ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے ماتحت کیا، حالانکہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

((اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ۔ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ)) (مسلم)

”اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی، پرہیز گاری اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرمادے اور اس کا فاصلہ ہمارے لیے کم کردے، اے اللہ! تو ہی اس سفر میں (ہمارا) ساتھی ہے اور تو ہی گھر والوں میں (ہر چیز کا) نگران (ونگہبان) ہے، اے اللہ! میں اس سفر کی مشقت سے، اس کے ناگوار منظر سے اور مال اور اہل میں بُری واپسی سے، تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ (صحیح مسلم)

عمرے کی ادائیگی کا طریقہ

برادرانِ اسلام!

عمرے کی ادائیگی سے پہلے درج ذیل باتیں جاننا ضروری ہیں:

عمرے کے ارکان:

عمرہ کے ارکان تین (۳) ہیں:

(۱)۔ **احرام:** اس سے مراد آدمی کا عمرے کی عبادت میں داخل ہونے کا ارادہ کرنا ہے۔

(۲)۔ **طواف:**

بیت اللہ شریف کے گرد حالتِ احرام میں سات (۷) چکر لگانا۔

(۳)۔ **سعی:** احرام کی حالت میں صفا و مروہ دو (۲) پہاڑیوں کے درمیان سات (۷) چکر لگانا) بھول جانے یا علم نہ ہونے کی بناء پر اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ آ کر طواف سے پہلے سعی کر لے اور بعد میں طواف کر لے تو اس کا عمرہ ٹھیک ہوگا۔ اور عمرے کے واجبات صرف دو ہیں:

(۱)۔ میقات سے احرام باندھنا۔

(۲)۔ پورے سر کے بال اُسترے وغیرہ سے منڈوانا (حلق) یا پورے سر کے بال کٹوانا (تقصیر کہلاتا ہے)۔

نوٹ: جس شخص نے کوئی ''رکن'' چھوڑ دیا، تو اُس کو ادا کیے بغیر حج یا عمرہ پورا نہیں ہو گا۔ اور جس نے کوئی ''واجب'' چھوڑ دیا تو اس پر کفارے کے طور پر ایک دم (یعنی حرم کی حدود میں جانور ذبح کر کے وہاں کے فقراء و مساکین کو کھلانا) ہے۔ اور جس نے کوئی سنت چھوڑ دی تو اُس پر کوئی فدیہ وغیرہ تو نہیں، مگر عبادت کے اجر و ثواب میں (مسنون عمل کی ادائیگی میں کوتاہی کے حساب سے) کمی ہوتی جائے گی۔

واضح رہے کہ ارکان و واجبات کے سوا بقیہ اعمال مسنون ہیں۔

میقات:

حج اور عمرہ کے لیے احرام باندھنے کے مقام اور وقت کو میقات کہا جاتا ہے۔

''میقات'' سے باہر رہائش پذیر لوگوں کے لیے حج اور عمرہ دونوں کی ادائیگی کے لیے ''میقات'' درج ذیل ہیں:

(۱)۔ یَلَمْلَم: پاکستان، بنگلہ دیش، انڈیا اور ان سے ملحقہ علاقوں سے آنے والے عازمین (حج و عمرہ) کے لیے ''میقات یَلَمْلَم'' ہے۔ نیز اہل یمن کا ''میقات'' بھی یہی ہے، اور یہ مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف تقریبا (۵۴) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(۲)۔ ذُوالْحُلَیْفَه: مدینہ منورہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں سے آنے والے

عازمین (حج وعمرہ) کا میقات ہے، جس کا نیا نام بئرِ علیؓ یا آبارِ علیؓ ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے شمال کی طرف کم وبیش ۴۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر مدینہ منورہ سے نکلتے ہی مکہ مکرمہ روڈ پر واقع ہے۔

(۳)۔ جُحفَة: شام اور مصر سے آنے والے لوگوں کا میقات ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے شمال مغرب کی طرف تقریباً ۱۸۷ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک معروف جگہ راغب کے قریب واقع ہے۔ افریقی اور اہلِ مصر عام طور پر راغب سے احرام باندھ لیتے ہیں۔

(۴) **ذات عِرق:** اہل عراق اور ان کے قرب وجوار کے لوگ یہاں سے احرام باندھتے ہیں، اس کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ تقریباً چورانوے ۹۴ کلومیٹر ہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت کے مطابق اہلِ مشرق کے میقات کے لیے ''عقیق'' کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے، مگر اصل میں ذاتِ عرق ہی میقات ہے (واللہ اعلم)۔

(۵)۔ قَرْن المَنَازِل: (یا سیل کبیر) مکہ مکرمہ سے مشرق کی جانب تقریباً چورانوے ۹۴ کلومیٹر کے فاصلے پر طائف کے مضافات میں واقع ہے۔ یہ میقات اس لحاظ سے اہم ہے کہ خلیجی ممالک سے خشکی کے راستے آنے والے اور اہلِ نجد (ریاض وغیرہ سے ملے ہوئے تمام علاقوں کے لوگ) بھی ''قرنِ منازل'' سے احرام باندھتے ہیں۔

نوٹ: (الف)۔ اہلِ حرم (مکہ کے رہنے والے لوگ) حج کے لیے تو اپنے گھروں سے ہی احرام باندھیں گے، جبکہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے انہیں حرم کی حدود سے باہر (تنعیم یا جعرانہ) کسی بھی جگہ سے احرام باندھنا ہوگا۔

(ب)۔ وہ لوگ جو حرم کی حدود سے باہر جبکہ میقات کے اندر رہائش رکھتے ہوں، وہ عمرہ اور حج دونوں کے لیے اپنی رہائش گاہ ہی سے احرام باندھیں گے۔ (خوب سمجھ لو!)۔

ضروری وضاحت:

ہوائی سفر کی صورت میں روانگی کے وقت ائرپورٹ سے ہی احرام باندھ لینا بہتر ہے، مگر عمرہ یا حج کا تلبیہ متعلقہ میقات سے اس وقت شروع کیا جائے، جب ہوائی جہاز میں باقاعدہ اعلان ہو۔

احرام:

احرام کے وقت درج ذیل کام مسنون (یعنی سنت طاہرہ سے ثابت) ہیں:

(۱)۔ کہ عمرہ یا حج کے احرام کے لیے پہلے غسل کیا جائے۔ (جامع الترمذی)

(۲)۔ مرد حضرات صرف اپنے بدن پر (نہ کہ احرام کی چادروں پر) خوشبو لگائیں۔ (صحیح بخاری)۔

(۳)۔ مردوں کے لیے دو صاف ستھری ان سلی چادریں (سفید ہوں تو بہتر ہے)، ایک تہبند اور دوسری اوپر اوڑھنے کے لیے، لیکن سر اور چہرہ ننگا رکھیں گے۔ جوتا کوئی بھی پہنا جا سکتا ہے، مگر ٹخنے ننگے ہونے چاہئیں۔ (صحیح بخاری)۔

(۴)۔ عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت کے لیے الفاظ ادا کرنا، مثلاً عمرہ ادا کرنے والا شخص میقات سے روانہ ہوتے وقت یہ الفاظ کہے (اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً) ''الٰہی میں تیری بارگاہ میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں''۔

نوٹ: (الف)۔ اگر کسی کی طرف سے عمرہ ادا کر رہا ہے، تو نیت کرتے وقت یہ الفاظ کہے۔ (اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ) ''کہ الٰہی میں تیری بارگاہ میں فلاں (اور اس شخص کا پورا نام لے) جو فلاں کا بیٹا ہے، کی طرف سے عمرے کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں''۔

(ب)۔ اگر احرام باندھتے اور الفاظ میں نیت کرتے وقت کسی کو بیماری، کسی دشواری یا قانونی پکڑ دھکڑ کی بناء پر حرم تک پہنچنا مشکل نظر آ رہا ہو، تو اُسے چاہئے کہ وہ یہ الفاظ بھی کہے: (اَللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي) ''اے اللہ میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے گا''۔ (صحیح بخاری)

مسئلہ: اس مشروط نیت کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر رکاوٹ پیش آنے کی صورت میں احرام کھولنا پڑ گیا تو فدیہ کی ادائیگی سے بچ جائے گا اور اگر اس کا حج و عمرہ نفلی

ہے تو قضاء بھی نہیں دینی پڑے گی، بصورت دیگر ایک جانور قربانی کے لیے حرم بھیج دے اور اندازاً اس کے ذبح ہو جانے پر حجامت کروائے اور احرام کھول دے''۔

اگر وہ قربانی کا جانور حرم مکی نہیں بھیج سکتا تو رکاوٹ کے مقام پر ہی قربانی ذبح کرے اور حجامت کے بعد احرام کھول دے اور اگر وہاں قربانی کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو (حج تمتع کی طرح دس) روزے رکھے۔ (وَاللّٰهُ اَعْلَمُ)

(۵)۔ **تلبیہ پکارنا:** حج یا عمرہ ادا کرنے والا شخص احرام باندھنے کے بعد میقات سے تلبیہ شروع کرے۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔ (لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ، لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ) ترجمہ: ''حاضر ہوں یا اللہ میں حاضر ہوں، بار بار حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں پھر سے حاضر ہوں، یقیناً سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں، اور ساری بادشاہت بھی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں''۔ (صحیح بخاری)

(۶)۔ اگر ممکن ہو سکے تو حج یا عمرے کا، نمازِ ظہر کے بعد احرام باندھنا چاہیے، مگر مسافر کی سہولت کے پیش نظر کسی بھی وقت احرام باندھا جا سکتا ہے۔

عورتوں کا احرام:

عورتیں بھی احرام سے پہلے غسل کریں، اگر وہ حیض یا نفاس کی حالت میں ہوں تو پھر بھی غسل کرلیں۔ (صحیح مسلم)

نیز عورتوں کے لیے عمرہ اور حج دونوں کی ادائیگی کے لیے کوئی خاص احرام نہیں۔ وہ عام لباس میں احرام کی نیت کریں گی، البتہ وہ نہ دستانے پہنیں اور نہ منہ پر نقاب ڈالیں، جبکہ زیب و زینت سے بچتے ہوئے رنگین کپڑے اور زیور پہننے کی اجازت ہے (سنن ابی داؤد)۔

احرام کی حالت میں جائز امور:

حج اور عمرہ کے احرام میں بوقتِ ضرورت درج ذیل کام کرنے کی اجازت ہے۔

(۱)۔ غسل کرنا (۲)۔ سر اور بدن کھجلانا

(۳)۔ مرہم پٹی کروانا (۴)۔ ادویات کھانا، پینا

(۵)۔ آنکھوں میں سرمہ یا دوا ڈالنا

(۶)۔ موذی جانور مثلاً سانپ، بچھو، کوا، چیل اور خونخوار درندے وغیرہ کو مارنا

(۷)۔ احرام کی چادریں بدلنا۔

(۸)۔ انگوٹھی، گھڑی، عینک، پیٹی یا چھتری وغیرہ استعمال کرنا۔

(۹)۔ بغیر خوشبو کے تیل یا صابن استعمال کرنا۔

(۱۰)۔ سمندری شکار کرنا

(۱۱)۔ بچوں یا ملازموں کو تعلیم وتربیت کے لیے سزا دینا۔

(۱۲)۔ روزے رکھنا۔

(۱۳)۔ اور علاج کی خاطر جسم کے کسی حصہ سے خون نکلوانا وغیرہ۔

احرام کی حالت میں مرد اور عورت (دونوں) کے لیے ناجائز امور:

حج اور عمرہ کے احرام میں مردوں و رعورتوں کے لیے درج ذیل کام کرنا ناجائز ہیں:

(۱)۔ میاں بیوی کی ہم بستری اور جماع سے متعلقہ چھیڑ خانی۔

(۲)۔ لڑائی جھگڑا
(۳)۔ گناہ اور نافرمانی کے کام

(۴)۔ خوشبو لگانا
(۵)۔ نکاح کرنا، یا کرانا، یا پیغام بھجوانا

(۶)۔ خشکی پر شکار کرنا

(۷)۔ خشکی پر شکاری کی، شکار مارنے یا ہانکنے میں مدد کرنا

(۸)۔ شکار کیا ہوا جانور ذبح کرنا

(۹)۔ بال یا ناخن کاٹنا

نوٹ: (الف)۔ مذکورہ بالا امور کے علاوہ درج ذیل تین کام صرف مردوں کے لیے ناجائز ہیں مگر عورتوں کے لیے نہیں۔

(۱)۔ سلا ہوا کپڑا پہننا (۲)۔ سر پر ٹوپی یا پگڑی وغیرہ رکھنا۔

(۳)۔ موزے یا جرابیں وغیرہ پہننا

(ب)۔ اور مزید دو کام خواتین کے لیے منع ہیں۔

(۱)۔ احرام میں نقاب استعمال کرنا۔ (۲)۔ احرام میں دستانے پہننا۔

توجّہ طلب امور:

(الف)۔ احرام کی حالت میں اگر کوئی شخص جہالت، یا بھول جانے کی بناء پر یا بے خیالی میں سلا ہوا کپڑا پہن لے یا اپنا سر ڈھانپ لے، یا خوشبو لگا لے، تو علم ہونے یا یاد آجانے پر اس سے فوراً رک جائے اور اس صورت میں اس پر کوئی فدیہ وغیرہ نہیں ہے۔

(ب)۔ حج یا عمرہ کرنے والا جب کعبہ مشرفہ پر پہنچ جائے، تو وہ طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دے۔

(ج)۔ احرام کی حالت میں فوت ہو جانے والے شخص کو نہ خوشبو لگائی جائے، نہ اس کا سر ڈھانپا جائے، اور اسے احرام ہی کی چادروں میں کفن دیا جائے، قیامت کے دن (اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی) وہ اسی حالت میں تلبیہ پکارتے ہوئے اُٹھے گا۔

نابالغ بچوں کا احرام:

نابالغ بچے بھی حج اور عمرہ ادا کر سکتے ہیں، جن کا اجر وثواب ان کے والدین کو ملے گا۔ (صحیح مسلم)

چند ضروری مسائل:

(۱)۔ بچے کی طرف سے احرام کی خلاف ورزی یا کسی دوسری غلطی پر کوئی دم یا فدیہ وغیرہ نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد)

(۲)۔ بچپن میں حج وعمرہ کرنے والے بچوں کو بلوغت کے بعد استطاعت ہونے پر دوبارہ حج وعمرہ ادا کرنا چاہیے، کیونکہ کم سنی میں حج کرنے سے فرضیت ساقط نہیں ہوتی۔ (الطبرانی)۔

(۳)۔ "میقات" پر پہنچ کر بچے کا سرپرست، بچے کی طرف سے الفاظ میں نیت کرے۔ اگر بچہ (لڑکا) سمجھدار ہو تو اسے احرام کی چادریں اور اگر شیر خوار ہو تو اس کو اَن سِلی سفید چادر میں لپیٹ لینا چاہیے۔ مگر بچی (مونث) کی صورت میں وہ اپنے ہی کپڑوں میں رہے گی۔ یہی اس کا احرام ہوگا۔ حسب ضرورت بچے کو حالتِ احرام میں پلاسٹک کی نیکر یا (Napkins) وغیرہ لگانا جائز ہے، نیز بچے کی طرف سے کسی سرپرست کو تلبیہ کہنا چاہیے۔

(۴)۔ بچے کو اُٹھا کر طواف یا سعی کرنے والے کی ساتھ ہی اپنا طواف اور سعی بھی ہو

جاتی ہے۔طواف کے بعد باشعور بچے کو مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھوانی چاہیے، اپنے ساتھ آب زمزم پلا کر دعاء میں شریک کرنا چاہیے، نیز سعی کے بعد بچے کے پورے سر کے بال منڈھوانے یا کٹوانے چاہئیں۔

(۵)۔ حج کی صورت میں بچے کے سرپرست کو بچے کی طرف سے رمی کرنا ہوگی، نیز ہر بچے کی طرف سے حج کے احکام کے مطابق الگ الگ قربانی کرنا بھی ضروری ہے۔ (وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)۔

مسجد حرام میں داخلہ:

مسجد حرام میں داخلے کے لیے کئی دروازے ہیں، کسی مخصوص دروازے سے داخل ہونے کی کوئی شرعی پابندی نہیں، عام مساجد کی طرح مسجد حرام میں بھی داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھیں اور یہ دعاء پڑھیں۔

(بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)

ترجمہ: ”میں اللہ کے نام سے (مسجد میں داخل ہوتا ہوں) اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو، اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“۔

(سنن ابن ماجہ، جامع ترمذی، صحیح مسلم)

طوافِ قدوم:

مسجدِ حرام میں داخل ہونے سے پہلے وضو کرلیں اور اگر کسی فرض نماز کا وقت ہے تو پہلے باجماعت نماز ادا کریں۔ بصورتِ دیگر طواف سے عمرے کا آغاز کردیں۔ اس طواف کو طوافِ قدوم، طوافِ ورود، یا طوافِ تحیۃ بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ: عام مساجد سے ہٹ کر مسجد حرام میں نماز کے ممنوعہ اوقات نہیں ہیں، لہٰذا اوقاتِ ممنوعہ یا مکروہہ میں بھی طواف، طواف کی دو رکعتیں یا دیگر نوافل ادا کرنا جائز ہیں۔

طوافِ قدوم کا طریقہ:

مردوں کو چاہئے کہ وہ طواف قدوم سے پہلے اپنے احرام کی چادریں دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر اس طرح ڈالیں کہ دایاں کندھا ننگا ہو جائے، اس کیفیت کو اضطِباع کہتے ہیں اور یہ صرف طوافِ قدوم میں مسنون عمل ہے۔ نیز اس طواف سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کردیں، اور حجر اسود پر جا کر اسے بوسہ دینے، یا ہاتھ لگانے، یا ہاتھ سے اشارہ کرنے (ان میں سے جو بھی صورت ممکن ہو) سے طواف کی ابتداء کریں، نیز حجر اسود کو بوسہ دیتے، یا چھوتے یا دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے یہ الفاظ کہیں: (بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ) کہ ''میں اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے''۔

طواف کے متعلق چند مسائل:

☆...... کعبہ مشرفہ کے طواف کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کہ جس نے پچاس (۵۰) مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا تو وہ اس دن کی طرح اپنے گناہوں سے (صاف ہوکر) نکل آئے گا، جس دن اس کی ماں نے اُسے (گناہوں سے پاک) جنا تھا''۔ نیز امام ترمذیؒ، امام بخاریؒ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

☆...... پورے طواف کے سات (۷) چکر ہیں اور ایک چکر حجر اسود سے حجر اسود تک پورا ہوتا ہے۔

☆...... طواف کے دوران رکن یمانی سے گزرتے ہوئے اگر ممکن ہو تو اُسے صرف چھونا سنت ہے، جبکہ وہاں رک کر اُسے اشارہ کرنا اور پھر ہاتھوں کو چومنا صحیح نہیں، یہ عمل حجر اسود کے لیے ہے۔

☆ طوافِ قدوم کے پہلے تین (۳) چکروں میں رَمَل کرنا (یعنی کندھوں سمیت بازو ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدموں سے آہستہ آہستہ دوڑنا) چاہیے، جبکہ عورتیں رمل نہیں کریں گی۔

طواف میں ذکر و دعاء:

حدیث میں آیا ہے کہ بیت اللہ کا طواف اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لیے ہے۔ (سنن أبي داود) ،لہٰذا رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعاء پڑھنا تو مسنون ہے،

(رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں نیکی عطا فرما، اور آخرت میں بھی نیکی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے"۔ (سنن أبي داود)

جبکہ دورانِ طواف دیگر مقامات پر ہر چکر کے لیے الگ الگ دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً ثابت نہیں، لیکن جیسا کہ پہلے یہ بیان ہوا ہے کہ طواف اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے ہے، تو ذکر کی ذیل میں آنے والی کوئی بھی مسنون دعاء یا قرآنِ حکیم کی کسی بھی جگہ سے تلاوت کی جاسکتی ہے، ہم یہاں سہولت کی خاطر چند مسنون اذکار اور قرآنی دعاؤں کا تذکرہ کیے دیتے ہیں۔ زائرین سے گزارش ہے کہ وہ طواف کے چکروں میں بدل بدل کر یہ ذکر اور دعائیں کر سکتے ہیں:

نوٹ: نیز یہ دعائیں طواف، صفاء و مروہ کی سعی، منیٰ میں قیام، میدانِ عرفات اور مزدلفہ (مشعر الحرام) میں وقوف (ٹھہرنے) کے دوران کسی بھی جگہ مانگی

جاسکتی ہیں۔

(۱)۔ (رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ٥)(سورۃ اعراف آیت ۲۳)۔

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً خسارہ پانے والوں میں سے ہوجائیں گے''۔

(۲)۔ (رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا٥اِنَّهَاسَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا)(سورہ فرقان، آیت: ۶۵، ۶۶)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بے شک اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے، (اور) یقیناً جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ اور بہت ہی بری جگہ ہے''۔

(۳)۔ (رَبَّنَا هَبْ لَنَامِنْ اَزْوَاجِنَاوَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا٥)(سورہ فرقان آیت ۷۴)۔

ترجمہ: '' اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگار لوگوں کا امام بنادے''۔

(۴)۔ (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ o) (سورۂ آل عمران آیت ۸)۔

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہدایت عطاء فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو گمراہ نہ کرنا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطاء فرما، بے شک تو ہی حقیقی داتا ہے''۔

(۵)۔ (رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا o) (سورہ کہف آیت ۱۰)۔

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطاء فرما، اور ہمارے معاملات میں اصلاح کی صورت پیدا فرما''۔

(۶)۔ (رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o) (سورۂ حشر آیت ۱۰)۔

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے، جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور اہلِ ایمان کے بارے میں ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کینہ نہ آنے دے، اے ہمارے رب! تو بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے''۔

(۷)۔ (رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o رَبَّنَا

اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○)

(سورۂ ابراہیم آیت ۴۰، ۴۱)۔

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا، اے ہمارے پروردگار! میری دعاء قبول فرما! اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین، اور اہل ایمان کو حساب کتاب کے دن بخش دینا''۔

(۸)۔ (رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَأْنَا، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وقف وَارْحَمْنَا وقف اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلٰی عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○) (سورہ بقرہ آیت ۲۸۶)۔

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو اس پر گرفت نہ کرنا، اے ہمارے پروردگار! ہم پر اتنا بھاری بوجھ نہ ڈال، جتنا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا! اے ہمارے پروردگار! جس بوجھ کو اُٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں، وہ ہم سے نہ اُٹھوائیو، ہم سے درگزر فرما، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا (حقیقی) آقا ہے، لہٰذا کافروں کے

مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

(۹)۔ (لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ٥)

(سورۃ الأنبیآء آیت ۸۷)

ترجمہ: ''الٰہی! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں''۔

(۱۰)۔ (اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَآءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ، وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ، فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ) (مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ: ''الٰہی! میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو دکھلاوے سے، اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کردے، کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے اندر چھپی باتوں کو جانتا ہے''۔

(۱۱)۔ (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ) (مختصر صحیح مسلم از امام البانیؒ)۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت (دونوں جہانوں) میں درگزر، سلامتی اور ہر تکلیف سے بچاؤ کا سوال

کرتا ہوں“۔

(۱۲)۔ (اللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)۔

ترجمہ: ”الٰہی! رزق حلال سے میری ساری ضرورتیں پوری فرما، اور حرام سے بچا، نیز اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز کردے“۔ (جامع ترمذی)

(۱۳)۔ (اللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)۔

ترجمہ: ”الٰہی! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور تیرے سوا کون ہے، جو گناہ بخشے، تو مجھے بھی اپنی جناب سے خاص بخشش سے نواز، اور مجھ پر رحم فرما' بے شک تو بار بار بخشنے والا مہربان ہے“۔ (اللؤلؤ والمرجان)

(۱۴)۔ (اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ!)

ترجمہ: ”الٰہی! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا ہے، مجھے معاف فرما“۔ (صحیح جامع ترمذی از البانیؒ)

(۱۵)۔ (اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)(صحیح بخاری)

ترجمہ: ’’الٰہی! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں، تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں، میں اپنے کئے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھ پر تیرے جو (بے شمار) احسانات ہیں، ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، مجھے معاف فرما، کیونکہ تیرے سوا کوئی معاف کر سکنے والا نہیں‘‘۔

(۱۶)۔ (اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَامِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ)۔

ترجمہ: ’’اے اللہ! سارے کاموں میں ہمارا انجام اچھا کر دے، اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بھی ہمیں بچالے‘‘۔

(۱۷)۔ (اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)(مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے بدن کو عافیت دے، اے اللہ! میرے کان (اور اس کی سماعت) کو عافیت سے رکھ، اے اللہ! میری آنکھ (اور اس کی بصارت) کو عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں''۔

(۱۸)۔ (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ، وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّیءِ الْأَسْقَامِ)(صحیح سنن نسائی)

ترجمہ: ''الٰہی! میں برص (پھلبہری)، کوڑھ، جنون اور تمام بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(۱۹)۔ (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِأَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ)(صحیح سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: ''الٰہی! میں تجھ سے اس لیے پناہ مانگتا ہوں کہ تو ''اللہ'' ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو یکتا ہے، بے نیاز ہے، وہ ذات کہ جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا، اور اُس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں''۔

(۲۰)۔ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے فائدہ مند علم، مقبول عمل، اور پاکیزہ روزی کا سوال کرتا ہوں''۔ (مشکوٰۃ المصابیح)۔

(۲۱)۔ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَآءٍ لَا یُسْمَعُ) (صحیح سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جو (تجھ سے) نہ ڈرے، اور ایسے نفس سے جو آسودہ حال نہ ہو، اور ایسی دعاء سے جو قبول نہ ہو، تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(آمین یا الٰہ العٰلمین)۔

☆ اگر طواف کے دوران نماز کا وقت ہو جائے یا کوئی اور شرعی عذر پیش آجائے تو اس وقت طواف روک کر پہلے نماز اور دوسری حاجت سے فارغ ہو جائیں۔ بعد ازاں پہلے چکر شمار کر کے وہیں سے طواف شروع کریں اور اس طرح بقیہ چکر پورے کر لیں۔ اور جب طواف کے سات (۷) چکر پورے ہو جائیں، تو مقام ابراہیم کے قریب ہی جہاں آسانی ہو، وہاں دو (۲) رکعت نماز ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۃ (قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ) اور دوسری میں (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) پڑھنا مسنون ہے، آپؐ نے حجۃ الوداع میں ایسا ہی کیا تھا (صحیح مسلم)۔

☆ طواف کی ان دو رکعتوں سے فارغ ہو کر چاہِ زمزم کی طرف جانا اور خوب سیر ہو کر زمزم پینا اور سر پر ڈالنا بھی مسنون ہے۔ (مسند احمد)

☆ زمزم کی فضیلت میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے (مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ) ''کہ جس نیک مقصد کے لیے بھی زمزم کا پانی پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے''۔ (مسند احمد)۔

نیز زمزم کی فضیلت میں اور بھی احادیث ملتی ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ زمزم کا پانی ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر نیک مقصد کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ (بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی)

مسئلہ:

طواف کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو دوبارہ چھوئے۔ (صحیح مسلم)

حجرِ اسود، رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کی فضیلت:

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ایک مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ (نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وهو اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ) ''کہ حجر اسود جنت سے اترتے وقت دودھ سے زیادہ سفید تھا، مگر اولادِ آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا''۔ اسی طرح جامع ترمذی ہی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''رکنِ یمانی'' اور ''مقامِ ابراہیم'' دونوں جنت کے یاقوت ہیں، جن کی روشنی کو اللہ

تعالیٰ نے مٹا دیا، اور اگر اللہ ان کی روشنی ختم نہ کرتا تو یہ روشنی مشرق تا مغرب ہر چیز کو روشن کر دیتی۔

☆...... واضح رہے کہ مذکورہ روایت میں ''رکن'' سے مراد بعض علماء نے ''حجر اسود'' ہی لیا ہے۔ (واللہ اعلم)

صفا و مروہ کی سعی:

طواف اور دو رکعت نماز سے فراغت کے بعد عمرہ کرنے والے حضرات صفا و مروہ دو (۲) پہاڑیوں کے درمیان بھی سات (۷) چکر لگائیں جنہیں ''سعی'' کہا جاتا ہے۔ یہ ''سعی'' حج اور عمرہ دونوں کا رکن ہے، اس کے بغیر عمرہ اور حج ادا نہیں ہوتے۔ نیز اس سعی کے لیے ''باب صفا'' سے صفا پہاڑی کی طرف جانا مسنون ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ)۔ اور ''صفا'' کے قریب جا کر یہ کلمات پڑھیں: (اِنَّ الصَّفَاوَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ، اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ)

ترجمہ: ''کہ بے شک ''صفا'' اور ''مروہ'' اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں اس چیز کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں، جس کے ساتھ اللہ نے ابتداء کی ہے''۔

چونکہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے صفا کا پہلے ذکر کیا ہے، لہٰذا وہ بھی اس ''سعی'' کا آغاز صفا پہاڑی سے کریں۔

سعی کا آغاز:

''صفا'' پر اس حد تک چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آ جائے، پھر بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تین بار ''اللہ اکبر'' کہیں اور درج ذیل کلمات تین بار پڑھیں:

(لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ) (صحیح مسلم)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے بادشاہی اور اُسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادرِ مطلق ہے، اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اُس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور اس اکیلے نے کئی (دشمن) لشکروں کو شکست دی''۔

نوٹ: اس کے علاوہ بھی یہاں دعائیں کی جا سکتی ہیں۔

''صفا'' سے مروہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں دو سبز نشانات (مِيْلَيْن اَخْضَرَيْن) کے درمیان، جاتے ہوئے اور آتے ہوئے بھی ہلکی ہلکی سی دوڑ لگائیں اور دوڑ یہ صرف مَردوں کے ساتھ مخصوص ہے، عورتوں کے لیے نہیں، نیز عمر رسیدہ، بیمار یا

بھاری جسم والے لوگوں کے لیے بھی دوڑنا ضروری نہیں۔

سعی کے دوران ذکر اذکار:

طواف کی طرح ''صفا و مروہ کے درمیان ''سعی'' بھی اللہ کے ذکر کے لیے مقرر کی گئی ہے''۔ (صحیح ابن خزیمہ)۔

لہٰذا یہاں بھی کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر، تلاوتِ قرآن، درود شریف یا طواف کے ذیل میں لکھی گئی عام مسنون دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور اپنی زبان میں بھی دعاء کی جا سکتی ہے۔

☆...... ''سعی'' کے دوران ایک دعاء حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں (رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْأَعَزُّ الْاَكْرَمُ) (مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور تو ہی عزت والا اور بزرگی والا ہے''۔

☆...... ''صفا'' سے ''مروہ'' تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکّر شمار ہوگا، نیز صفا کی طرح مَروہ پر بھی وہی اعمال کیئے اور دعائیں پڑھی جائیں گی، اس طرح سے ساتواں چکر مَروہ پر ختم ہوگا''۔

''سعی'' سے متعلقہ چند مسائل:

☆ ...... مسجد حرام کی توسیع کے بعد صفا اور مروہ کو مسجد حرام میں شامل کر لیا گیا ہے، لہٰذا اب حیض اور نفاس والی عورتوں کا ''سعی'' کرنا جائز نہیں رہا۔

☆ ...... ''سعی'' کے لیے وضو شرط نہیں، البتہ باوضو سعی بہتر ہے، مگر دورانِ سعی وضو ٹوٹ جانے پر دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں۔

☆ ...... کسی شرعی عذر کی بنا پر ''سعی'' سواری پر بھی کی جا سکتی ہے۔

☆ ...... اگر کسی عذر کی بنا پر سعی کا سلسلہ روکنا پڑے تو عذر ختم ہونے کے بعد بقیہ ''سعی'' اُسی جگہ سے شروع کر سکتے ہیں جہاں منقطع کی تھی۔

☆ ...... طواف کے بعد اگر ''سعی'' میں کسی عذر کی وجہ سے دیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ ...... اگر ''سعی'' کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے، تو طواف کی طرح کم تعداد پر یقین کرتے ہوئے بقیہ چکر پورے کر لیے جائیں۔

حجامت:

''سعی'' مکمل کرنے پر سر کے پورے بال کٹوائے یا منڈوائے جائیں، لیکن حلق (منڈوانا) افضل ہے۔ (صحیح بخاری)

مگر عورتیں اپنے بالوں کا کچھ حصہ آخر سے کاٹ لیں، اُن کے لیے سر منڈوانا

جائز نہیں۔ (ابوداؤد)

عمرہ کی تکمیل:

اس حجامت کے بعد عمرہ (یا حج تمتع) کرنے والے حضرات احرام کھول دیں
ان کا عمرہ مکمل ہو گیا۔

اللّٰهُ اَكْبَر كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا.
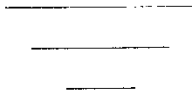
حج کی ادائیگی اور اس کا طریقہ

حج کی ادائیگی سے پہلے درج ذیل باتیں جان لینا ضروری ہیں:

حج کے ارکان:

حج کے ارکان چار (۴) ہیں:

(۱)۔احرام

(۲)۔وقوف عرفہ (میدان عرفات میں ٹھہرنا)

(۳)۔طوافِ فاضہ (یعنی طوافِ زیارت)

(۴)۔حج کی سعی

حج کے واجبات یا فرائض:

حج کے واجبات سات (۷) ہیں:

(۱)۔میقات سے احرام باندھنا۔

(۲)۔رات گئے تک میدانِ عرفات میں ٹھہرنا۔

(۳)۔مزدلفہ (یعنی مشعر الحرام) میں آدھی رات کے بعد تک رات بسر کرنا۔

(۴)۔ایام تشریق (یعنی گیارہ (۱۱)، بارہ (۱۲)، اور تیرہ (۱۳) ذی الحجہ)
کی ابتدائی دو (۲) راتیں منیٰ میں گزارنا۔

(۵)۔جمرات کو کنکریاں مارنا۔

(۶)۔ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد پورے سر کے بال کٹوانا یا منڈوانا

(۷)۔ طوافِ وداع:

حج کی شرائط:

کہ آدمی مسلمان ہو، عاقل و بالغ اور آزاد ہو، نیز وہ حج کی استطاعت بھی رکھتا ہو، اور یہاں ''استطاعت سے مراد، اُس کا صحتمند ہونا، راستے کے لیے سواری اور زادِ راہ (یعنی سفر کی بنیادی اور ضروری اشیاء اور خرچ اخراجات کے لیے رقم کا مہیا ہونا) ہے، جبکہ

''عورت'' کے لیے مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ مزید یہ بھی ہے کہ اس کا ''محرم'' اس کے ساتھ ہو (اور یہاں ''مَحْرم'' سے مراد وہ شخص ہے، جو اس کے لیے ابدی حرمت رکھتا ہو، اور اُس کے ساتھ نکاح کرنا ہمیشہ کے لیے ناجائز ہو)۔ خوب سمجھ لیجئے!

یاد رکھنے کی باتیں:

جو شخص ''استطاعت'' کے باوجود حج اور عمرہ کی ادائیگی میں غفلت یا کوتاہی برتے، اور اسی حالت میں وفات پا جائے، تو اُس کے چھوڑے ہوئے مال سے کوئی بھی شخص اُس کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کر لے۔ اور اس بارے میں زیادہ متقی اور دینی مسائل جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی، نیز نابالغ بچے کی طرف سے کیا گیا حج

اور عمرہ درست ہوگا، مگر اُس سے فرضیت ساقط نہیں ہوگی، اسی طرح ''استطاعت'' نہ رکھنے والے مرد اور عورت کی طرف سے حج اور عمرے کی ادائیگی بھی درست ہوگی۔ لیکن بغیر محرم کے حج اور عمرہ ادا کرنے والی عورت کا یہ عمل تو درست ہوگا مگر وہ ''محرم'' ساتھ نہ ہونے کی بناء پر گناہ گار ہوگی۔

نوٹ: اگر کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج (بدل) ادا کرنے والے نے، پہلے سے اپنا فرض حج ادا نہ کیا ہو تو یہ حج اس کا اپنا فرضی حج شمار ہوگا۔ (وَاللّٰهُ اَعْلَمُ)

''ادائیگی حج'' کا طریقہ ذکر کرنے سے پہلے حج کی مختلف اقسام کا مختصراً ذکر مناسب رہے گا: جو درج ذیل ہیں۔:

حج کی قسمیں:

۱۔ حج قران

۲۔ حج تمتُّع

۳۔ حج اِفرَاد

(۱)۔ حج مفرد یا افراد: کرنے والا شخص میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے، اس کے ساتھ عمرے کا احرام نہیں ہوتا، اور نہ اس میں قربانی کرنا واجب ہے۔

(۲)۔حج تمتُّع: کرنے والا پہلے عمرہ کے لیے میقات سے احرام باندھتا ہے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول کر حلال ہونے کا فائدہ اُٹھاتا ہے۔ اور پھر آٹھ (۸) ذی الحجہ کو مکہ ہی سے دوبارہ تلبیہ پڑھتے ہوئے احرام باندھتا ہے۔ لغت میں تمتع کے معنی ''فائدہ اُٹھانا'' کے ہیں اسی لیے اس کا نام ''حج تمتُّع'' ہے، اس حج میں قربانی ہوتی ہے مگر گھر سے نہیں لائی جاتی۔

(۳)۔حجِ قِرَان: ''قِرَان'' کا لغوی معنی ہے ''ملانا''۔

حج قران'' کرنے والا شخص قربانی کا جانور اپنے گھر سے ساتھ لائے اور ''میقات'' پر ''احرام'' باندھتے وقت یہ الفاظ کہے: (اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجَّةً وَعُمْرَةً) ''الٰہی! میں حج اور عمرے (کی ایک ساتھ ادائیگی) کے لیے حاضر ہوں'' چونکہ اس قسم میں ''عمرے'' اور حج کو ایک ہی ''احرام'' میں ادا کیا جاتا ہے، اسی لیے اس کا نام ''قران'' ہے۔

چند ضروری باتیں:

(۱)۔ حج کی یہ مختلف قسمیں لوگوں کے لیے ان کے رحیم و کریم رب کی جانب سے بہت بڑی سہولت ہیں۔ تو جس شخص کو اپنے حالات اور اوقات کے مطابق حج کی جو قسم زیادہ موافق اور آسان ہو، وہ وہی قسم ادا کر سکتا ہے۔

(۲)۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں ایک ہی ''حج'' ادا فرمایا اور وہ

''قِرَان'' تھا۔اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے جانور اپنے گھر سے ساتھ لائے تھے۔

(۳)۔ آج کل زیادہ تر لوگ ''حج تمتُّع'' ادا کرتے ہیں، کیونکہ قربانی اور وقت وغیرہ کے اعتبار سے اس میں زیادہ سہولت ہے۔

(۴)۔ ''حج قِرَان'' ادا کرنے کے لیے قربانی کا جانور ساتھ لے جانا مسنون اور افضل عمل ہے، واجب نہیں۔

(۵)۔ اگر کوئی قربانی کا جانور گھر سے لائے، تو اس کے لیے حج قِرَان افضل وگرنہ حج تمتُّع افضل ہے، جیسا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا تھا۔

حجِ بدَل:

یعنی کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنا اور یہ جائز ہے۔بشرطیکہ ''حج بدل'' کرنے والا پہلے خود اپنا حج ادا کر چکا ہو۔(سنن ابی داوٗد)

اور یہی حکم کسی کی طرف سے عمرے کی ادائیگی کا ہے۔

حج کی مختلف صورتوں میں آسانی اور سہولت کی چند مثالیں:

دین اسلام کی یہ امتیازی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرعی احکامات اور دینی امور میں کسی بھی شخص پر اُس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا، بلکہ عبادات میں

آسانی اور سہولت کا پہلو غالب نظر آتا ہے، لہٰذا ان سہولتوں اور رخصتوں سے فائدہ اُٹھانا بھی رحیم وکریم ربّ کی عطاء کردہ نعمتوں کی قدر اور ان سے انکار اُس ذات کی نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری کے مترادف ہے۔

اللہ جلّ شانہٗ نے ''حج'' جیسی جامع عبادت میں بھی شروع سے آخر تک اپنے بندوں کی سہولت اور آسانی کا لحاظ رکھا ہے، جس کا اندازہ ایک بندۂ مومن اس عبادت کی بجا آوری کے دوران جا بجا لگا سکتا ہے۔ مثلاً

(۱)۔ حج کا احرام باندھنے اور اس کی ادائیگی کے لیے دو (۲) مہینے اور دس (۱۰) دن کی وسعت دے دی گئی ہے۔ آدمی اپنی سہولت اور میسر وقت کے مطابق جب چاہے حج کے لیے احرام باندھ لے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ) (سورۃ البقرۃ: ۱۹۷) ''کہ حج کے مہینے مقرر ہیں، اور وہ ہیں (۱)۔ شوال، (۲)۔ ذی القعدہ، (۳)۔ ذی الحجہ کے پہلے دس (۱۰) دن''۔

(۲)۔ ''حج تمتُّع'' کی صورت میں آدمی، حج کا عمرہ مذکورہ مدت میں جب چاہے ادا کر کے، حلال ہو سکتا ہے، اور پھر بعد ازاں صرف ذی الحجہ کی آٹھ (۸) کو دوبارہ مکہ سے حج کے لیے احرام باندھ لے۔

(۳)۔ ''حجِ قِرَان'' کی صورت میں انتہائی کم وقت میں آدمی آتے ہی عمرہ ادا کر

کے اور حجامت کروائے بغیر اسی احرام میں اپنا بقیہ حج بھی ادا کرسکتا ہے۔

(۴)۔ ''حجِ اِفرَاد'' کی صورت میں، مکہ مکرمہ جانے کے بجائے سیدھا ''منیٰ'' میں جا کر بقیہ حج کے مناسک ادا کرسکتا ہے، بلکہ سہولت کے لیے حج کی سعی آٹھ (۸) ذی الحجہ کو منیٰ میں جانے سے پہلے بھی کرنا جائز ہے۔ (اللّٰہُ اَعْلٰی وَاَعْلَمُ بِالصَّوابِ)

آٹھویں (۸) ذی الحجہ کو منیٰ روانگی:

حج تمتع کرنے والے، مکہ مکرمہ میں اپنی رہائش گاہ ہی سے نماز فجر کے بعد احرام باندھیں اور سیدھا منیٰ کی طرف جاتے ہوئے ''تلبیہ'' کہیں۔ نیز احرام سے پہلے غسل کرلیں، اور صرف جسم پر خوشبو لگالیں۔ احرام کے کپڑوں پر نہیں۔ ایسا کرنا مسنون ہے۔ بعدازاں حج کی نیت کرتے ہوئے یہ الفاظ کہیں (اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ حَجًّا) کہ الٰہی! میں حج کی ادائیگی کے لیے تیرے حضور حاضر ہوں۔

- بیمار بوڑھا اور کمزور آدمی اپنی سہولت کی خاطر احرام باندھتے وقت یہ کلمات کہے (اَللّٰھُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ) (اے اللہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو نے مجھے روک لیا) (صحیح مسلم) تو ایسے شخص پر حج ادا کرنے سے قبل احرام کھولنے پر کوئی فدیہ یا دم نہیں ہوگا۔ اور

- حج قِرَان یا حج مفرد کرنے والے، میقات سے باندھے ہوئے اپنے پہلے

احرام میں آٹھ (۸) ذوالحجہ کو سیدھے منیٰ کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ پکاریں۔

- منیٰ میں ظہر کی نماز سے پہلے پہنچ جانا چاہئے اور وہاں جا کر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں قصر (سفر کی آدھی نماز) جبکہ فجر کی نماز پوری ادا کرنی چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنت طریقہ یہی ہے۔ اور یہ قصر نمازیں، مکہ والوں اور باہر سے آنے والے سب حاجیوں کے لیے ہیں، جیسا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔ (صحیح مسلم)

نویں (۹) ذی الحجہ کو میدانِ عرفات روانگی:

اس دن سورج طلوع ہونے کے بعد میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہونا چاہئے اور منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ ''، ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ''اور ساتھ ہی ساتھ تلبیہ پکارنا مسنون عمل ہے۔ (صحیح مسلم)

- ''عرفات'' پہنچ کر اگر ممکن ہو تو مسجد نمرہ یا اس کے قریب ہی کہیں ٹھہریں، اور سنت کے مطابق یہاں حج کا خطبہ سنیں، ظہر اور عصر کی نمازیں با جماعت ادا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر میدان عرفات سے پہلے وادئ نمرہ (جہاں اب مسجد ہے) میں آرام کیا، جب سورج ڈھل گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر ظہر اور عصر کی نمازیں

جمع اور قصر کر کے ادا فرمائیں اور کوئی نفلی نماز نہیں پڑھی۔ (صحیح مسلم) اور پھر پوری یکسوئی سے بقیہ وقت میدانِ عرفات کے کسی بھی حصہ میں سورج غروب ہونے تک ٹھہریں۔

میدانِ عرفات میں کرنے کے کام:

وقوفِ عرفہ (یعنی عرفات میں ٹھہرنا) حج کا رکن ہے اس کے بغیر ''حج'' ادا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''اَلْحَجُّ عَرَفَة'' کہ حج میدانِ عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے۔ (سنن نسائی)

نیز مناسکِ حج میں ''وقوفِ عرفہ'' کی اہمیت وفضیلت بھی بہت زیادہ ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ محسن انسانیتؐ نے فرمایا، ''عرفہ کے دن کے سوا اور کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ اتنی زیادہ تعداد میں اپنے بندوں کو ''آتشِ جہنم'' سے آزاد کرتا ہو، اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب ہو جاتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے ان بندوں کی وجہ سے فخر کرتا اور اُن سے یہ پوچھتا ہے کہ میرے یہ بندے مجھ سے کیا چاہتے ہیں''؟ (صحیح مسلم)

لہٰذا حج کے خطبے اور ظہر وعصر کی نمازوں سے فارغ ہو کر سب سے پہلے یہ اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ آیا جہاں ہم اور دوسرے لوگ ٹھہرے ہیں وہ میدانِ عرفات کا حصہ بھی ہے کہ نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کا حج ہی ادا نہ ہو سکے، اکثر دیکھا

گیا ہے کہ کچھ لوگ کم علمی کی بناء پر پورا دن مسجد نمرہ یا وادی عُرَنہ میں گزار کر واپس مزدلفہ چلے آتے ہیں۔ جبکہ وادی عُرَنہ پوری اور مسجد نمرہ کا زیادہ تر حصہ میدانِ عرفات سے باہر ہے۔

- آپؐ کے ارشاد کے مطابق پورا ''میدان عرفات'' ٹھہرنے کی جگہ ہے، جہاں کہیں بھی آسانی سے مناسب جگہ ملے وہاں ٹھہرا جا سکتا ہے۔ (صحیح مسلم) اس کے لیے کوئی خاص جگہ نہیں ہے۔
- وقوفِ عرفہ (میدان عرفات میں ٹھہرنا) دعاؤں کی قبولیت کا بہترین موقعہ ہے، جیسا کہ اُوپر بیان کردہ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے بھی واضح ہے۔ لہٰذا حجاج کرام کو چاہیئے کہ وہ ادھر اُدھر گھومنے اور فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے کے بجائے، سورج غروب ہونے تک کثرت سے ذکرِ الٰہی اور قبلہ رُخ ہو کر دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ چند قرآنی اور مسنون دعائیں پہلے ہی طواف کے ضمن میں ذکر کر دی گئی ہیں وہ بھی پڑھی جا سکتی ہیں، اور اس دن کی خاص اور بہترین دعاء جو نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام نے بھی مانگی، یہ ہے:

(لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں۔ وہ یکتا ذات ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے (حقیقی) بادشاہی، اور تمام تعریفات اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر (پوری) قدرت رکھنے والا ہے''۔

عرفات سے مزدلفہ (مشعر الحرام) روانگی:

''عرفات'' سے ''مزدلفہ'' کی جانب سورج غروب ہونے کے بعد اور نماز مغرب ادا کیے بغیر روانہ ہونا چاہیے، یہی سنت طریقہ ہے، جس کی بہت سے لوگ مخالفت کرتے نظر آتے ہیں، نیز یہ راستہ انتہائی اطمینان، سکون اور وقار سے چلتے ہوئے طے کرنا چاہیے۔ (صحیح مسلم)

اور ساتھ ہی ساتھ مسنون ذکر اذکار اور تلبیہ بھی پڑھتے رہیے۔ مزدلفہ پہنچ کر کسی مناسب مقام پر جہاں جگہ آسانی سے مل جائے پڑاؤ ڈالیں، اور پھر اذان اور اقامت کہہ کر پہلے مغرب کی نماز، بعد ازاں دوسری اقامت سے عشاء کی قصر (دو رکعت) نماز ادا کریں۔

- یاد رہے! کہ یہاں مزدلفہ میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سنتیں، نوافل یا وتر ادا فرمائے اور نہ ہی رات کو تہجد ادا فرمائی، بلکہ آپؐ عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر، فجر طلوع ہونے تک سوئے رہے۔ (صحیح مسلم)

لہٰذا سنت کے مطابق پوری رات آرام کرنے کے بعد فجر کی اذان ہوتے ہی

نماز ادا کریں، تا کہ نماز کے بعد مشعر الحرام (مزدلفہ میں ایک مشہور پہاڑی) کے قریب، کہیں بھی قبلہ رخ کھڑے ہو کر زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگنے کا موقعہ مل سکے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

(فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ) ''پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر الحرام (مزدلفہ) پہنچ کر، اللہ کو اس طرح یاد کرو، جیسے اُس نے تمہاری راہنمائی فرمائی ہے۔

(سورۃ البقرہ ۱۹۸)

- واضح رہے کہ جو شخص ''نماز فجر'' مزدلفہ میں ادا کر لے، تو اس کا وقوف (یعنی مزدلفہ میں ٹھہرنا) درست ہے۔

مزدلفہ سے منیٰ روانگی:

اس بارے میں ''شریعتِ طاہرہ'' کی طرف سے یہ رخصت ہے کہ معذور، بیمار، بچے اور بھاری جسامت والے مرد اور عورتیں، چاند غروب ہونے تک مزدلفہ میں ٹھہر کر رات کے پچھلے حصہ میں منیٰ جا سکتے ہیں۔ بقیہ لوگ مشعر الحرام پر دعائیں مانگنے کے بعد سورج طلوع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے منیٰ کی طرف روانہ ہوں، اپنی آسانی کے لیے مزدلفہ سے کنکریاں اُٹھائی جا سکتی ہیں، جبکہ منیٰ سے جمع کرنا مسنون ہے۔ اور کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کنکری چنے کے دانے کے برابر ہو۔ معمولی کمی بیشی میں کوئی

حرج نہیں، مگر یاد رہے کہ کسی بھی موقع پر جمع کی گئی کنکریوں کو مارنے سے پہلے پانی وغیرہ سے دھونا ہرگز ہرگز سنت سے ثابت نہیں ہے۔

بہرحال مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے بھی راستے میں تلبیہ پکارتے رہیے۔ نیز مزدلفہ کے بعد اور منیٰ سے پہلے مُحَسِّر نام کی ایک وادی ہے، جہاں یمن کا عیسائی حاکم اَبْرَہَ الْاَشْرَم اور اُس کا ساٹھ ہزار کا لشکر، ہاتھیوں سمیت ابابیل پرندوں کی سنگ باری سے تہس نہس ہو گیا تھا۔ اس وادی کو تیزی سے عبور کرتے ہوئے منیٰ آیئے، آج کل سہولت کی خاطر ان مختلف مقامات کی نشاندہی کے لیے ہر طرف نشانات لگے ہوئے ہیں، لہٰذا ان نشانات کی راہنمائی میں آپ آغاز اور اختتامِ حدود کا آسانی سے اندازہ کر سکتے ہیں۔

دس (۱۰) ذوالحجہ (قربانی اور عید کے دن) کرنے کے ضروری کام:

یہ دن یوم النحر یعنی قربانی یا عید کا دن ہے، اس دن چار (۴) نہایت ضروری کام سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ جنہیں ترتیب سے ادا کرنا افضل اور آگے پیچھے کر کے ادا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا، جو اس دن کسی کام کو آگے پیچھے کر دے، تو آپ ؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ کہتے ہیں (فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا

قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)(صحیح مسلم)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (ان چار کاموں کی) تقدیم اور تاخیر کے معاملے میں جو بھی سوال کیا گیا، اُس کے جواب میں آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا: ''کر لو، کوئی حرج کی بات نہیں''۔

وضاحت:

واضح رہے کہ جان بوجھ کر یا بُھول کر دونوں طرح سے، ان کاموں کی تقدیم و تاخیر جائز ہے اور یہ اللہ رحیم و کریم کی اپنے بندوں پر آسانی و رحمت کی ایک صورت ہے، خصوصاً، بوڑھوں، بیماروں، معذوروں، عورتوں اور بچوں کے لیے۔ تو جو کام پہلے آسان ہو، وہ پہلے کریں، جبکہ طاقت ہمت رکھنے والوں کے لیے ترتیب افضل ہے واجب نہیں۔

وہ چار (۴) کام ترتیب سے درج ذیل ہیں:

(۱) رَمی کرنا: حُجّاج کرام مزدلفہ سے سیدھا جَمرۂ عقبہ آئیں، جو مکہ مکرمہ سے قریب تر ہے، وہاں تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور سورج نکلنے کا انتظار کریں، اور پھر سورج نکلتے ہی سات (۷) کنکریاں ایک ایک کرکے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے ماریں، یہ کنکریاں مارنے کے بعد دعاء وغیرہ کے لیے نہ رُکیں (صحیح بخاری) نیز کنکریاں مارتے ہوئے اگر کسی کو یہ شک ہو جائے کہ اس کی بعض

کنکریاں حوض (مخصوص دائرے) میں نہیں گریں، تو وہ زمین سے اتنی کنکریاں اُٹھا کر اپنی رمی پوری کر لے۔ یاد رہے، کہ یہ کنکریاں غروب آفتاب تک ماری جاسکتی ہیں، بلکہ کسی مجبوری یا عذرِ شرعی کی بناء پر سورج غروب ہونے سے پہلے نہ ماری جاسکیں تو رات کو بھی مارنا جائز ہیں۔ علاوہ ازیں کمزور، بوڑھے، بچے اور عذر والی عورتوں کی طرف سے کوئی دوسرا شخص بھی کنکریاں مار سکتا ہے، لیکن پہلے وہ اپنی کنکریاں مارے اور بعد میں دوسروں کی طرف سے۔

(۲) قربانی کرنا: جمرۂ عقبہ سے فارغ ہونے کے بعد حج تمتع اور حج قران کرنے والوں پر قربانی واجب ہے۔ اگر یہ لوگ قربانی نہ کر سکیں، تو پھر ان پر دس (۱۰) دنوں کے روزے ہیں جن میں تین (۳) روزے حج کی دنوں میں اور بقیہ سات (۷) واپس گھر آکر رکھنے ہوں گے۔

● ضروری وضاحت:

قربانی کی جگہ دس (۱۰) دنوں کے روزوں میں سے تین (۳) دن کے روزے، ۹ ذی الحجہ سے پہلے رکھ لینا بہتر ہیں، ورنہ پھر ۱۰ ذی الحجہ کے بعد ایامِ تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) ذی الحجہ میں رکھنے پڑیں گے، کیوں کہ آپؐ نے نو (۹) ذی الحجہ یعنی ۱۰ ذی الحجہ سے تیرہ (۱۳) ذی الحجہ کی (عَرَفہ) کا روزہ نہیں رکھا۔ واضح رہے کہ

قربانی کے چار (۴) دن ہیں، عصر تک کسی بھی دن قربانی کی جا سکتی ہے، جبکہ پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے۔ نیز سہولت کے پیشِ نظر یہ قربانی منی یا مکہ مکرمہ میں کسی بھی جگہ کرنا جائز ہے۔ اور قربانی کا جانور خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، مگر کسی دوسرے سے بھی کروایا جا سکتا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود قربان گاہ تشریف لائے اور تریسٹھ (۶۳) اونٹ خود اپنے دستِ مبارک سے جبکہ بقیہ سینتیس (۳۷) حضرت علیؓ نے آپؐ کی طرف سے ذبح کئے۔ (صحیح مسلم)

قربانی کرنے کے بعد حجاج کرام کو چاہئے کہ وہ سنت کے مطابق اپنی قربانی کے جانور سے گوشت کا کچھ حصہ پکا کر کھائیں۔

نوٹ:

آج کل سہولت کی خاطر قربانی کے جانوروں کی رقم مخصوص بنکوں میں جمع کرانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے، جو کہ باقاعدہ حکومت کی زیرِ نگرانی یہ کام سرانجام دیتے ہیں، لہٰذا قربانی خود کرنے کے بجائے رقم وہاں جمع کرانا بھی صحیح ہے، تاکہ بہت سا گوشت ضائع ہونے سے بچ جائے۔

(۳)۔ حجامت کرانا:

حجامت سے مراد دس (۱۰) ذی الحجہ کو قربانی کے بعد سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا، جو کہ واجب عمل ہے۔ اور اس کے تقریباً وہی احکام ہیں، جن کا بیان عمرہ کے

ضمن میں گزر چکا ہے۔ یہاں جو قابلِ ذکر بات ہے وہ یہ کہ حلق (سر منڈوانا) یا تقصیر (پورے سر کے بال کٹوانا) کے بعد حاجیوں کے لیے بیوی کے سوا بقیہ ساری پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں، جو احرام کی وجہ سے ان پر لاگو تھیں، مثلاً خوشبو لگانا، ناخن ترشوانا، سِلے کپڑے پہننا، اور خشکی کا شکار کرنا وغیرہ۔

(۴) طوافِ زیارت:

اسے طوافِ افاضہ یا حج کا طواف بھی کہتے ہیں، یہ طواف حج کا رکن ہے۔ دس (۱۰) ذی الحجہ کو چوتھا اور آخری کام یہی طوافِ زیارت ہے۔ اس طواف سے پہلے خوشبو کا استعمال سنت ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق حضرت عائشہؓ نے آنحضورﷺ کو خوشبو۔ لگائی جس میں مشک شامل تھی۔ نیز اس طواف میں احرام کا لباس، اضطباع اور رَمل نہیں ہوتا، البتہ دیگر مسائل وہی ہیں جن کا تذکرہ پہلے عمرے کے طواف میں ہو چکا ہے۔

وضاحت:

(الف)۔ طوافِ زیارت کے بعد حاجی مکمل طور پر حلال ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ بیوی سے تعلق کی پابندی بھی ختم ہو جاتی ہے۔

(ب)۔ کسی شرعی عذر کی بنا پر دس (۱۰) ذی الحجہ کو اگر طواف زیارت نہ کیا جا سکے، تو ایامِ تشریق (یعنی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) تک رات کو یا دن کو کسی بھی وقت کیا

جا سکتا ہے، اور اس تاخیر پر کسی قسم کا کوئی فدیہ یا دم نہیں۔

(ج)۔ شرعی عذر کی وجہ سے اگر یہ طوافِ زیارت لیٹ ہو جائے، تو مکہ مکرمہ سے روانگی کے وقت طوافِ زیارت اور طوافِ وداع دونوں کی نیت سے ایک ہی طواف کافی ہوگا۔ (ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ)۔

(د)۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے نیچے طوافِ کرنا مشکل ہو تو دوسری منزل یا برآمدے کی چھت پر بھی طواف کیا جا سکتا ہے۔

حج کی سعی:

حجِ تمتع کرنے والوں کے لیے طواف زیارت کے بعد ''حج کی سعی'' بھی ضروری ہے۔ اسی طرح حج قِران اور حج مُفرد کرنے والوں نے بھی اگر اس سے پہلے سعی نہیں کی تو وہ بھی لازمی طور پر کریں۔ واضح رہے کہ حج تمتُّع کرنے والوں پر دو (۲) ، جبکہ بقیہ لوگوں پر صرف ایک ''سعی'' ضروری ہے اور اس ''سعی'' کے بھی وہی احکام د مسائل ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں، البتہ اس کے بعد حجامت کی ضرورت نہیں۔

طواف زیارت اور سعی کے بعد حجاج کرام مکہ مکرمہ سے واپس منیٰ آ کر رات گزاریں گے تاکہ آئندہ ایام تشریق (یعنی ذی الحجہ کی گیارہ (۱۱)، بارہ (۱۲) اور تیرہ (۱۳) کی راتیں بھی منیٰ میں بسر کر سکیں اور دن کے وقت تینوں جمرات کو بالترتیب کنکریاں بھی مار سکیں۔

ایامِ تشریق اور اس کے چند ضروری مسائل:

ذوالحجہ کی گیارہ (۱۱)، بارہ (۱۲) اور تیرہ (۱۳) کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔
حجاج کرام کے لیے ان تین (۳) دنوں کی راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے، مگر کسی خاص مجبوری یا شرعی عذر کی بنا پر یہ راتیں مکہ مکرمہ یا اس کے گرد و نواح میں گزارنے کی رخصت ہے۔ جیسا کہ آپ ؐ نے اپنے چچا حضرت عباس ؓ کو، حاجیوں کو پانی پلانے کے لیے ایامِ تشریق کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت دی۔ (صحیح مسلم) لہٰذا

جو شخص بغیر کسی معقول عذر کے ان میں سے ایک (۱) یا دو (۲) یا تینوں (۳) راتیں، منی میں بسر نہیں کرتا، تو اس پر ان تمام راتوں کے لیے ایک ہی دم کافی ہوگا، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے یہ ثابت ہے کہ جو شخص حج کے کسی عمل کو ترک کر دے یا بھول جائے تو وہ دَم یعنی خون بہائے۔ (مؤطا امام مالک)۔

چونکہ آپ ؐ نے صرف مجبور چرواہوں اور پانی پلانے والوں کو رخصت دی ہے اور ظاہر ہے کہ رخصت عزیمت کے بالمقابل ہوتی ہے۔ (وَاللّٰہُ اَعْلَمُ)

اور دَم سے مراد حرم کی حدُود میں ایک جانور قربان کر کے حرم کے فقراء و مساکین کو کھلانا ہے۔

ایک ضروری وضاحت:

آج کل حجاج کرام کی کثرت اور نت نئے انتظامات کی وجہ سے منی کی حدود

میں ٹھہرنے کے لیے جگہ کم پڑ جاتی ہے، اور کچھ خیمے مزدلفہ کی حدود میں لگائے جاتے ہیں، جس کی رخصت دی گئی ہے، مگران خیموں میں رہائش پذیر حاجیوں کو چاہئے کہ وہ رات کا کچھ حصہ منیٰ کی حدود میں ضرور گزاریں۔

ایک تنبیہ:

ایامِ تشریق میں بہت سے لوگ جمرات کو کنکریاں مار کر بقیہ وقت بے کار گفتگو، فضول کاموں اور لہو لعب میں گزارتے ہیں، جبکہ وہ یہ بات یکسر فراموش کر دیتے ہیں کہ ان دنوں میں منیٰ میں وقوف (ٹھہرنا) بھی عبادت ہی کی ایک صورت ہے، لہٰذا حجاج کرام کو چاہئے کہ وہ پانچ وقت کی فرض نمازیں باجماعت مسجد خیف میں (قصر کی صورت میں) ادا کریں اور اگر مسجد میں جانا مشکل ہو تو اپنے خیموں ہی میں نماز باجماعت قصر (سفر کی نماز) کا اہتمام کریں۔

امام طبرانیؒ کی ایک روایت کے مطابق مسجد خیف میں ستر (۷۰) انبیائے کرام علیہم السلام نے نماز ادا کی ہے۔ اور صحیح مسلم کی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی ہے (أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَفِي رِوَايَةٍ. وَذِكْرٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى) کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں یہ ذکر فرمایا کرتے تھے۔

(اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ) (ابن ابی شیبہ)

ایام تشریق میں رمی (جمرات کو کنکریاں مارنے) کا طریقہ:

ایام تشریق کے ان تینوں دنوں (ذی الحجہ کی گیارہ (۱۱)، بارہ (۱۲) اور تیرہ (۱۳) میں، تینوں جمرات کو (جَمرۂ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبیٰ) کو بالترتیب زوال (یعنی سورج ڈھلنے) کے بعد کنکریاں مارنی واجب ہیں۔

اگر ممکن ہو سکے تو مکہ مکرمہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھ کر سب سے پہلے جَمرہ اُولیٰ کو، جو منیٰ کی جانب سے پہلے آتا ہے رَمی کیا جائے۔ پھر درمیانے جمرہ کو اور سب سے آخر میں جَمرۂ عقبیٰ کو سات سات کنکریاں ماری جائیں، اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہا جائے۔ یاد رہے کہ صرف پہلے دونوں جمروں کو کنکریاں مارنے کے بعد ایک طرف ذرا سا ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر دعا کی جائے، مگر تیسرے (یعنی جمرہ عقبہ) پر دعاء کرنا ثابت نہیں۔ (صحیح بخاری)

چند ضروری مسائل:

☆...... اگر کوئی شخص ایام تشریق کے تین (۳) دن منیٰ میں نہ گزارنا چاہے تو وہ گیارہ (۱۱) اور بارہ (۱۲) ذی الحجہ کے دو دن گزارنے کے بعد واپس آ سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ) (سورۃ البقرۃ: آیت: ۲۰۳)

☆...... اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (واپس چل دے) تو اس پر کوئی گناہ نہیں، مگر تیسرے روز تک ٹھہرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے ایسا ہی کیا تھا۔ بعض لوگ بارہ (۱۲) ذی الحجہ کو اگلے دن یعنی تیرہ (۱۳) ذی الحجہ کی کنکریاں بھی ساتھ ہی مار کر منیٰ سے نکل آتے ہیں۔ جو سنت سے ثابت نہیں۔

☆...... بارہ (۱۲) ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنے والے حاجیوں کو چاہئے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے، منیٰ سے نکل آئیں، اگر منیٰ میں سورج غروب ہو گیا، تو آئندہ دن یعنی تیرہ (۱۳) ذی الحجہ کی کنکریاں مارنا اُن پر واجب ہو جائے گا۔

☆...... ایام تشریق میں زوال یعنی سورج ڈھلنے سے پہلے ماری گئی کنکریاں دوبارہ ماری جائیں، یا پھر اس کی جگہ ایک جانور ذبح کر کے حرم کے فقراء و مساکین کو کھلا دیا جائے۔ اسی طرح تینوں (۳) جمرات کو پہلے ذکر کی گئی ترتیب کے ساتھ کنکریاں مارنا بھی واجب ہے۔ اگر ان کی ترتیب میں خلل واقع ہو جائے تو دوبارہ صحیح ترتیب کے ساتھ کنکریاں ماری جائیں یا پھر اس کی جگہ حرم کی حدود میں ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

حج کا آخری عمل، طوافِ وداع:

یہ طواف حج کرنے والے پر واجب ہے، اور حاجی یہ طواف اس وقت کرے جب وہ حج اور اس کے علاوہ دیگر اُمور سر انجام دینے کے بعد مکہ سے رخصت ہو رہا ہو، البتہ حیض ونفاس والی عورت کے لیے طوافِ وداع لازم نہیں، ان کے لیے رخصت دی گئی ہے۔ ہاں معذور اور بیمار شخص کو اُٹھا کر طواف کرایا جائے۔ اس کی دلیل صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی یہ روایت ہے۔ (أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَّكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ) لوگوں کے لیے حکم ہے کہ وہ آخری لمحات بیت اللہ میں گزاریں، البتہ حائضہ عورت کے لیے رخصت ہے۔

چند ضروری مسائل:

(۱)۔ طوافِ وداع چھوڑ دینے پر ایک دم یعنی جانور کی قربانی ہے۔

(۲)۔ بارہ (۱۲) ذی الحجہ کو طوافِ وداع کرنے کے بعد دوبارہ منیٰ آ کر رمی (یعنی کنکریاں مارنا) درست نہیں، ایسا کرنے والے کو دوبارہ طوافِ وداع کرنا ہوگا۔

(۳)۔ اہلِ جدہ یا اہلِ طائف کا ۱۲ ذی الحجہ کو منیٰ ہی سے اس نیت سے جدہ یا طائف چلے جانا کہ ہجوم کم ہونے کے بعد واپس آ کر طوافِ وداع کر لیں گے، یہ جائز نہیں، ایسا کرنے والوں پر ایک جانور (دَم) ذبح کرنا واجب ہوگا۔

(۴)۔ یاد رہے کہ مکہ مکرمہ میں رہنے والے لوگوں پر یہ طواف وداع واجب نہیں۔

(واللّٰہ اعلٰی واَعْلَمُ بِالصَّوَاب)

چند غلطیوں کی نشاندہی جن کا ارتکاب اکثر زائرین کرتے ہیں

احرام کے بارے میں:

اپنے راستے کے میقات سے بغیر احرام کے گزر جانا۔ تو جو شخص ایسا کر گزرے، اس پر لازم ہے کہ وہ دوبارہ اپنے اس میقات سے آکر احرام باندھے۔ اگر وہ ایسا نہ کرسکتا ہو، تو پھر مکہ میں ایک جانور ذبح کر کے وہاں کے فقراء و مساکین کو سارے کا سارا کھلا دے، خواہ وہ اپنا یہ سفر طیارے، بحری جہاز یا خشکی کے راستے کار یا بس کے ذریعے کر کے آیا ہو۔

طواف کے بارے میں:

☆...... طواف کی ابتداء حجر اسود سے پہلے کسی مقام سے کرنا، جبکہ اس کی ابتداء ''حجر اسود'' سے یا ہجوم کی صورت میں عین اس کے سامنے پہنچ کر کرنا واجب ہے۔

☆...... طواف کرتے ہوئے آسانی یا جلدی کی بناء پر حجر اسماعیل (حطیم) کے اندر سے گزرنا، جو کہ کعبہ کا ہی ایک حصہ ہے، اس صورت میں طواف باطل ہو جائے گا۔

☆...... طواف کے سات (۷) چکروں میں رمل (یعنی قوت سے بازو مار کر دوڑنا) جبکہ یہ صرف طوافِ قدوم (پہلے طواف) کے صرف پہلے تین (۳) چکروں

کے ساتھ خاص ہے۔

☆...... شدید رش کے باوجود، سخت مزاحمت کا سامنا کرتے ہوئے حجرِ اسود کو بوسہ دینا، ایسا کرنے والا بسا اوقات بجائے گناہوں کے خاتمے کے گناہوں کے انبار سر پر اُٹھا کر لے آتا ہے (اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ) حالانکہ ایسے حالات میں بوسہ نہ دینا، بلکہ اس کے بجائے ہاتھ سے یا چھڑی سے چھو لینا اور اگر یہ بھی ناممکن ہو تو دور سے تکبیر کے ساتھ ہاتھ سے اشارہ کرنا اس کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہوگا۔

☆...... حجر اسود پر چہرہ یا سر کا کوئی حصہ برکت کے حصول کے لیے رگڑنا، جبکہ اسے صرف ہاتھ سے چھونا یا بوسہ دینا ہی سنت ہے اور بس۔

☆ کعبہ مشرفہ کے چاروں کونوں کو چھونا، اور اس کی چاروں طرف کی دیواروں سے اپنا جسم اور ناک منہ رگڑنا، جبکہ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے کہیں اور جگہ سے نہیں چھوا۔

☆ طواف کے ہر چکر میں ایک دعاء خاص کر کے پڑھنا، جبکہ اللہ کے رسولؐ نے سوائے حجرِ اسود پر آ کر تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہنے کے اور یا پھر رکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیانی فاصلے میں (رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ......) پڑھنے کے اور کچھ خاص نہیں کیا۔

☆ دورانِ طواف، بعض طواف کرنے والوں یا کرانے والوں کا بلند آواز سے ذکر اور دعائیں پڑھنا، جو کہ باقی لوگوں کے لیے سخت تکلیف و تشویش کا باعث بنتا ہے۔

☆ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر ہی لوگوں کی کثرت کے باوجود دو (۲) رکعت نماز ادا کرنا، جو کہ عورتوں اور مردوں سب کے لیے دھکم پیل اور سخت اذیت کا باعث بنتا ہے۔ جبکہ رَش کی صورت میں یہ دو رکعت نماز مسجد الحرام کے کسی بھی مقام پر ادا کرنا درست ہے۔

''سعی'' یعنی صَفا ومَروہ کے درمیان دوڑنے کے بارے میں:

☆ ''سعی'' کے آغاز میں یا پھر ہر چکر کے اختتام پر بعض لوگوں کا صفا ومروہ پر چڑھ کر کعبہ مشرفہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھوں سے تکبیر کہتے ہوئے اس طرح اشارے کرنا، جیسے وہ نماز کے آغاز میں تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اُٹھاتے ہیں، جبکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف ہاتھوں کو اُٹھا کر قبلہ رخ دعاء کرتے تھے۔

☆ ''سعی'' کے دوران مسلسل تمام راستوں پر دوڑتے رہنا، جبکہ سنت صرف دو (۲) سبز ستونوں کے درمیانی فاصلے میں دوڑنا ہے، اور بقیہ چکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے آہستگی اور سکون سے پورے کرے۔

☆ طواف کی طرح "سعی" کے چکروں میں مخصوص دعائیں پڑھنا، جبکہ ان پورے چکروں میں سوائے صفاومروہ پہاڑیوں پر مخصوص دعاء کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دعاء یا ذکر خاص اور متعین نہیں کیا، لہٰذا اس پورے عرصے میں کوئی بھی مسنون ذکر، دعاء یا قرآن حکیم کی تلاوت کی جاسکتی ہے۔

عرفہ کے دن کے بارے میں:

☆ بعض حاجیوں کا میدانِ عرفات سے باہر کسی جگہ ٹھہرنا اور پھر سارا دن گزار کر اسی جگہ سے ہی مزدلفہ کی طرف رخ کرنا، یہ اتنی بڑی غلطی ہے کہ اس سے ان کا حج ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وقوفِ عرفہ (میدان عرفات میں کچھ وقت ٹھہرنا) حج کا رکن ہے۔

☆ بعض لوگوں کا جلدی میں سورج غروب ہونے سے پہلے میدانِ عرفات سے نکل کر مزدلفہ کی طرف بھاگنا۔ یہ ناجائز فعل ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج مکمل طور پر غروب ہونے تک عرفات میں قیام فرمایا تھا۔

☆ کثیر تعداد میں لوگوں کا جبلِ عرفہ (جبلِ رحمت) پر چڑھ کر انتہائی دھوپ اور شدّت کی گرمی میں پورا دن وہاں دعائیں کرتے، نمازیں اور نوافل پڑھتے گزارنا، جس کی بناء پر بے شمار لوگ بیمار ہوتے بلکہ بعض وفات پا جاتے

دیکھے گئے ہیں، جبکہ میدان عرفات سارے کا سارا موقف ہے اور کسی بھی جگہ ٹھہرنا اور دعاء کرنا ایک جیسا اجروثواب رکھتا ہے۔

☆ بعض لوگوں کا بجائے کعبۃ اللہ کے ''جبل رَحمت'' کی طرف منہ کر کے دعائیں مانگنا، جبکہ سنت طریقہ قبلہ رخ ہوکر دعاء مانگنا ہے۔

☆ کم علمی اور جہالت کی بناء پر بعض لوگوں کا عرفہ کا روزہ رکھنا، جو کہ سراسر خلافِ سنت عمل ہے، اس لیے کہ اس موقعہ پر حضرت اُم الفضلؓ (حضرت عباسؓ کی اہلیہ اور آپ کی چچی صاحبہ) نے آپ کو دودھ کا ایک پیالہ بھجوایا جو آپؐ نے سب کے سامنے اونٹنی پر بیٹھے ہوئے نوش فرمایا، جبکہ یہ روزہ صرف غیر حاجیوں کے لیے ہے۔

مزدلفہ کے بارے میں:

☆ بعض لوگوں کا مزدلفہ (مشعر الحرام) پر آتے ہی بجائے مغرب وعشاء کی اکٹھی نماز ادا کرنے کے سب سے پہلے وہاں سے کنکریاں جمع کرنا، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ کنکریاں صرف مزدلفہ سے ہی اُٹھائی جاسکتی ہیں، جبکہ یہ کنکریاں حرم کے کسی بھی مقام سے جمع کی جاسکتی ہیں، اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی سارے دنوں کی کنکریاں منٰی سے چنی گئی تھیں۔

رَمی جمار یعنی کنکریاں مارنے کے بارے میں:

☆ بعض حاجیوں کا انتہائی جوش اور غیض و غضب میں آکر یہ خیال کرتے ہوئے ''رمی'' کرنا کہ گویا وہ سامنے بیٹھے ہوئے شیطانوں کو یہ کنکر مار رہے ہیں جبکہ یہ ''رمی جمار'' صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی بندگی کا اظہار ہے۔

☆ بعض لوگوں کا رمی کرتے وقت بجائے مخصوص کنکریوں کے بڑے پتھروں، جوتوں یا بڑی چھڑیوں اور لکڑیوں کا استعمال کرنا، جو کہ صریح غلو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے۔ جبکہ چنے کے حجم یا بکری کی مینگنی کی مقدار میں کنکری مارنا مشروع ہے۔

☆ بعض لوگوں کا ایک ہی مٹھی میں سات (۷) کنکریاں لے کر یکبارگی پھینکنا۔ علماء نے ایسی صورت میں اسے صرف ایک کنکری شمار کیا ہے، جبکہ مشروع یہ ہے کہ وہ باری باری ایک ایک کنکری، تکبیر (اللہ اکبر) کہتے ہوئے پھینکے۔

☆ بعض لوگوں کا اور خاص طور پر عورتوں کا، طاقت رکھتے ہوئے، محض مشقت یا لوگوں کی بھیڑ کے خوف سے دوسروں کو کنکریاں مارنے میں اپنا نائب بنانا، جبکہ یہ رخصت صرف اور صرف کسی بیمار، یا طاقت نہ رکھنے والے کے لیے ہے۔

☆ کنکریاں مارنے کے لیے لوگوں کا کثیر تعداد میں ایک ساتھ پل پڑنا، خاص

طور پر بارہ (۱۲) ذی الحجہ کو جلد واپسی کی بناء پر آپس میں الجھاؤ اور دھکم پیل جو کہ بسا اوقات بڑی اموات اور حادثات کا سبب بنتا ہے، جبکہ یہ عبادت بجا لاتے ہوئے انتہائی احتیاط، نرمی اور رحمدلی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

☆ کنکریوں کو دھو کر مارنا بھی ثابت نہیں۔

طوافِ وداع کے بارے میں:

☆ بعض لوگوں کا سفر کے دن منیٰ سے سیدھا مکّہ مکرمہ آکر جمرات کو کنکر مارنے سے پہلے یہ طوافِ وداع کرنا، اور پھر واپس منیٰ جا کر کنکر مارنا اور وہیں سے ہی اپنے ملک کو سدھارنا۔ اس صورت میں ان کا آخری عہد (یا عمل) رمی جمار ہے نہ کہ بیت اللہ کا طواف، جبکہ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے (لَا یَنفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی یَکُوْنَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ) کہ تم میں سے کوئی ہرگز اس وقت تک سفر نہ کرے، جب تک وہ اپنا آخری عہد (کام) اللہ کے گھر کا طواف نہ کر لے۔ لہٰذا یہ "طوافِ وداع" اعمالِ حج سے فراغت کے بعد روانگی سے تھوڑی دیر قبل کرنا چاہئے۔ کسی معمولی کام کو نپٹانے کی غرض سے تھوڑی دیر ٹھہرا جا سکتا ہے، نیز یہ طواف صرف حج کے ساتھ خاص ہے۔

☆ بعض لوگوں کا "طوافِ وداع" کے بعد مسجد الحرام سے الٹے پاؤں کعبہ کی

طرف رُخ کر کے یہ گمان کرتے ہوئے باہر نکلنا کہ یہ بیت اللہ کی تعظیم ہے، شریعت طاہرہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ اسی طرح:

☆ مسجد الحرام کے بیرونی دروازے پر بیٹھ کر طوافِ وداع کے بعد یہ خیال کرتے ہوئے مسلسل دعائیں کرنا کہ وہ بیت اللہ کو الوداع کر رہے ہیں۔ اس کا بھی کوئی شرعی ثبوت نہیں، جبکہ ثواب کی نیت سے کئے جانے والے کسی بھی عمل کے لیے شرعی دلیل ضروری ہے۔

زیارات کے بارے میں:

☆ بعض زائرین کا مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران مختلف مقامات کی زیارتوں میں جنون کی حد تک اہتمام یہاں تک کہ مسجد الحرام میں ایک لاکھ نمازوں کا اجر وثواب رکھنے والی باجماعت نمازوں کو ضائع کرنا، یا نمازوں کو قضاء کر کے ادا کرنا۔

☆ بعض مقامات، مثلاً غارِ ثور یا غارِ حراء وغیرہ پہاڑوں کی زیارت کو اجر وثواب سمجھتے ہوئے ان کے اوپر تک جانے کو لازمی خیال کرنا، جس سے اکثر لوگ بیمار اور بعض فوت ہو جاتے ہیں۔

☆ جبلِ اُحد، جبلِ ثور، جبلِ حراء اور جبلِ رحمت وغیرہ تک مشقت جھیل کر جانا اور وہاں ان کے غاروں میں بیٹھ کر لمبی عبادات اور چلّے وغیرہ کاٹنا یہ سب

کام غیر مشروع ہیں۔

☆ بعض ایسے مقامات کی زیارت جن کے بارے میں گمان کرنا کہ وہ آثارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں، جیسے آپؐ کی اونٹنی کے پاؤں کا نشان، آپؐ کی انگوٹھی والا کنواں، اور خاکِ شفاء کا مقام وغیرہ۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے وقت روضۂ اقدسؐ کی دیواروں اور لوہے کی جالیوں پر ہاتھ، منہ چہرہ اور جسم کے دیگر اعضاء رگڑنا، اسی طرح دورانِ حاضری، کھڑکیوں اور جالیوں میں تبرک کے طور پر دھاگے وغیرہ باندھا، جبکہ برکت صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشروع کاموں سے ہوتی ہے نہ کہ غیر مشروع اعمال سے۔

☆ مسجدِ نبویؐ میں عبادت کے دوران روضۂ اقدس کا طواف کرنا، یا اس کو سامنے رکھ کر دعاء یا عبادت کرنا، یا اُس کی طرف ہاتھ باندھ کر قیام کی صورت میں کھڑا ہونا۔ یہ سب اعمال غیر مشروع ہیں، جبکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ روضۂ اقدس پر درود وسلام پڑھا جائے اور قبلہ رخ ہوکر دعائیں مانگی جائیں۔

☆ جنت البقیع یا شہدائے اُحد میں قبروں کی زیارت کرتے وقت ان کی طرف نقد رقم پھینکنا، لکھے ہوئے خط یا فوائد کے حصول اور تکالیف و امراض کے خاتمے کے لیے رحم کی اپیلیں اور التجا نامے وہاں ڈالنا۔ یہ سب اعمال کتاب و

سنت کے خلاف اور فاش غلطیاں ہیں۔

☆ مسجدِ نبوی شریف میں چالیس (۴۰) نمازیں لازمی طور پر پوری کرنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں، لہٰذا جتنی نمازیں آسانی سے پڑھی جاسکیں باجماعت پڑھنی چاہئیں۔

☆ مسجدِ نبوی شریف کی زیارت کے بعد اُلٹے پاؤں واپس آنا سنت سے ثابت نہیں۔

اللہ عزوجل سے دعاء ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے، انہیں دین کی سمجھ دے کر ہمیں اور اُن سب کو گمراہیوں سے بچائے، بے شک وہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

کتابیات

اس نسخے کی تالیف وتنسیق میں درج ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے:

(۱) قرآن حکیم (تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ!

(۲) صحاح ستہ: صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع الترمذی، سنن النسائی، سنن أبی داؤد اور سنن ابن ماجہ

(۳) دیگر کتبِ حدیث مثلاً مؤطا امام مالک، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن الطبرانی اور ''تحفۃ الاحوذی'' از علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ

(۴) ''حج اور عمرہ کے مسائل'' از محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ!
حدیث پبلی کیشنز، شیش محل روڈ، لاہور

(۵) ''مسنون حج وعمرہ'' اعداد: شعبہ تصنیف وتالیف، دارالسلام ریاض (سعودی عرب)

(۶) ''حج بیت اللہ اور عمرہ'' (مترجم) از شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ، اعداد:
وزارتِ اسلامی اُمور، ودعوت وارشاد، مملکت سعودی عرب

(۷) ''دلیل الحاج والمعتمر'' (عربی) اعداد: الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد، الرياض، المملكة العربية السعودية

(۸) ''فضل المدينة و آداب سكناها وزيارتها'': اعداد الشيخ عبدالمحسن بن حمد العباد حفظه الله! مدينه منوره ، سعودی عرب.

(۹) ''فتاوی اسلامیہ'' (جلد دوم، مترجم) جمع وترتیب للشیخ محمد بن عبدالعزیز المسند حفظہ اللہ!، دارالسلام الریاض (سعودی عرب)

(۱۰) ''انوار حرمین (لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ) از وزارت مذہبی اُمور زکوۃ وعشر، (حکومت پاکستان، اسلام آباد)

(۱۱) The Road to Makkah and Madeena Munawwarah

Compiled by Muhammad Irfan Asif

arfan 7@ Yahoo.com